



حضرت امام محمد داؤد غزنوی

حضرت امام محمد اسماعیل سلفی

مسک
الحق حد
کادائی

لاہور
الحق حد

مکرمہ
الحق حد
پاکستان
کارتاجان

جلد: 47 | 11 اے ارمضان المبارک 1437ھ 17 تا 23 جون 2016ء | شمارہ: 25

اسلام

عدل و انصاف اور انسانیت کی
فلاح و ہدایت کا دین ہے۔

فیضانِ نبویؐ امام محمد رحمہ اللہ

نماز تراویح

فضائل و مسائل
اور عدد مسنون!

تعاون ہمدردی
و نمجواہی کا مہینہ!

رمضان گزشتہ

روزوں کے
نواب میں اضافہ
مگر کیسے؟!



بحالت روزہ سرمہ لگانا.....؟!



ماہانہ ایام میں روزے رکھنا؟!



ماہ رمضان میں وفات پانے والا؟!



رمضان کی
پہلی روزہ

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

خشیت الہی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ (النہج) ”ہاں! جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا، اور اپنے آپ کو (بے لگام) خواہشات سے روک رکھے گا تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔“

انسان اس دنیا میں رہتے ہوئے دو ہی طرح کے رویے رکھتا ہے، ان میں سے ایک رویہ اپنے رب سے تعلق کے حوالہ سے یہ ہے کہ وہ اللہ کی طے کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہوئے اللہ کی نافرمانی اور اس سے بغاوت کرتا ہے اور خواہشات کی پیروی اور اتباع کرتے ہوئے اپنے خالق کے اوامر سے اعراض کرتا ہے تاکہ اسے دنیا کی لذتیں اور فوائد حاصل ہوں، ایسے شخص کا دل بیمار پڑ جاتا ہے۔ جبکہ دوسرا رویہ اس کے برعکس یہ ہے کہ انسان زندگی بسر کرتے ہوئے پیش نظر یہ رکھے کہ آخر ایک دن اپنے رب کے سامنے جوابدہ ہونا ہے، اسی جوابدہی کے تصور کی بناء پر وہ اپنے آپ کو خواہشات نفس کی پیروی سے روک رکھتا ہے، ہر وقت اپنے خالق و مالک کے عذاب کا خوف اسے دامن گیر رہتا ہے، یہی وہ شخص ہے جو قلب سلیم کا مالک ہے کیونکہ خشیت الہی اس کے دل کو تازگی بخشتی ہے اور اسے ہر طرح کی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیامت کے دن فیصلہ بھی اسی بنیاد پر ہونا ہے کہ انسان نے اللہ سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے دل کو بیماریوں کا گھر بنائے رکھا، سرکشی والا رویہ اپنایا ہوگا تو ناکامی سے دوچار ہونا پڑے گا، لیکن اگر خشیت الہی سے اپنے دل کو تروتازہ رکھا، اطاعت والا رویہ اپنایا تو اس کی مستقل جائے قیام جنت ہوگی، اور اسی مضمون کو قرآن نے ایک اور جگہ میں بیان فرمایا ہے:

﴿وَلَيْسَ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ﴾ (الرحمن)

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔“
یعنی ایسا شخص جس نے خشیت الہی کی وجہ سے برے کاموں سے اجتناب کیا، اور جن کاموں کا اس کے رب نے حکم فرما رکھا ہے اس کی تعمیل کی، اس کے لیے عیش و آرام والی اور نعمتوں، لذتوں سے بھرپور ابدی زندگی ہے جو جنتوں میں بسر کرے گا، دو جنتوں میں ایک جنت اللہ کی اطاعت میں اچھے کاموں کی انجام دہی کا صلہ ہوگا، جبکہ دوسری جنت اسی رب کریم کے خوف اور عذاب کے ڈر سے برے کاموں کو ترک کر دینے کی جزا کے طور پر ہوگی۔ یہ صلہ تو آخرت میں ملے گا، البتہ دنیا میں بھی اگر معاشرہ بحیثیت مجموعی اسی روش یعنی خوف خدا سے مزین ہو جائے تو وقار، بادشاہت اور حکمرانی انہیں کو ملے گی:

﴿وَلَسْكَنَنَّكُمْ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَ خَافَ وَعَبَىٰ﴾ (ابراہیم)

”ہم (ظالموں کو ہلاک کر دینے کے بعد) تمہیں زمین میں آباد کریں گے۔ یہ انعام ہے اس شخص کا جو میرے حضور جوابدہی کا خوف رکھتا ہو اور میری وعید سے ڈرتا ہو۔“

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

روزے کی حفاظت

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ"۔] (متفق علیہ) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص (روزے کی حالت میں) جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا، اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔“

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق براہ راست اللہ کے ساتھ ہے۔ جب تک کوئی انسان از خود بیان نہ کرے کہ اس کا روزہ ہے اللہ کے سوا کسی کو خبر نہیں ہو سکتی۔ اس خاص عبادت کو کامیابی سے سمجھنا کرنے کے لئے کچھ حدود و قیود متعین کی گئی ہیں ان کا لحاظ کرنا لازمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ گفتگو نہ کرے نہ بلند آواز سے چلائے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اس سے لڑنا چاہتا ہو تو اسے یہ کہہ کر کہ میں روزے سے ہوں خاموش کروا دے یعنی اس کے ساتھ لڑائی نہ کرے بلکہ یہ کہہ دے کہ میرا روزہ مجھے لڑنے یا غلط بات کرنے سے روکے ہوئے ہے۔“

ذکر کردہ حدیث میں اس بات کو عمدہ انداز میں بیان فرما دیا کہ جو کوئی شخص روزہ رکھ کر جھوٹی بات کو نہیں چھوڑتا اور جھوٹے کاموں میں لگا رہتا ہے تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ حالانکہ روزے کے متعلق اللہ نے فرمایا: ”یہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ بھی میں ہی دوں گا۔“ روزے دار اللہ کو بڑا ہی محبوب ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”روزے دار کے منہ سے بھوک اور پیاس کی بنا پر خالی معدے سے نکلنے والی بو بھی اللہ کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔“ اس کے باوجود اگر روزہ دار روزہ کی حالت میں جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹے کاموں کی تلاش کرتا ہے تو اس کا بھوکا پیاسا رہنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ ایسے ہی روزے داروں کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کتنے ہی ایسے روزے دار ہیں جن کے حصے میں بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ نہیں آتا یعنی وہ روزے کے ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح رمضان کی راتوں کا قیام گناہوں کی بخشش کا سبب بنتا ہے مگر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کتنے ہی راتوں کو قیام کرنے والے ایسے لوگ ہیں جن کے حصے میں شب بیداری کے سوا کچھ نہیں آتا۔“ لہذا اپنے روزے کو جھوٹ، لغو اور بے ہودہ گفتگو سے بچانے کی کوشش کی جائے۔



نشر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شتیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

1	درس قرآن و حدیث
2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	روزوں کے ثواب میں اضافہ کیسے؟ (غلبہ رحم)
9	ماہ رمضان میں آپ کی طاقت
10	نماز تراویح کا عدد مستون
14	مسجد فاطمہ کی کہانی
16	مہمات القرآن
18	مولانا محمد اسحاق بھٹی
20	ماہ مقدس رمضان المبارک
21	یادِ رفیقان (چوہدری غلام محمد)
22	طب و صحت
26	اخیر انجما

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور تیل زمرینجر کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ ”املحد“ چک املحد

(المعرفتی چک) 106 راوی روڈ لاہور 54000

ٹن: 042-37725525 فکس: 042-37720257

E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ تعاون بھیجنے کے لیے

0100270239 نمبر: 0211

اکالون نمبر: 0211

0321-4332168 نمبر: U.B.L

لاہوری: 0321

بدل اشتراک

600/-	سالانہ
350/-	ششماہی
650/-	بذریچہ دینی
6000/-	بیردنی نمائندگی سے
20/-	فی پرچہ

بجنیر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر ہفت دن“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں فرمائی۔ رمضان المبارک میں ہی جنگ بدر ہوئی۔ بے سروسامانی کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرشتوں کے ذریعے اہل ایمان کو فتح نصیب فرمائی اور کفار کی کمر ٹوٹ گئی۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی
یوں تو اسلام نے مسلمانوں کو پوری زندگی کا لائحہ عمل دے رکھا ہے مگر رمضان المبارک میں دن کو صیام رات کو قیام، سحری و افطاری کا معمول، دعاؤں کی کثرت اور قرآن مجید کی تلاوت خصوصی اعمال ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام تو ہمیشہ ہونا چاہیے لیکن رمضان المبارک میں تلاوت کا خصوصی اہتمام مطلوب ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس ماہ مبارک میں سیدنا جبریل علیہ السلام سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ گویا رمضان نزول قرآن کی یادگار اور شہر القرآن الحکیم ہے۔
قرآن پاک انسانوں کو فطرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن مجید ہی ہے جو زندگی کے تمام اعمال کو عمل صالح کے دائرے میں رکھنا چاہتا ہے۔ انسان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ خیر کا بدلہ خیر اور شر کا بدلہ شر سے ملے گا۔ اس کے لیے قرآن پاک کی تلاوت سے وہ رہنمائی ملتی ہے جسے علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں۔

گر تو می خواہی کہ مسلمان زیستن
یعنی اگر تو مسلمان بن کر جینا چاہتا ہے تو یہ قرآن کی تعلیم کے بغیر ممکن نہیں۔

اسلام عدل و انصاف انسانیت کی فلاح و ہدایت کا دین ہے۔ امام کعبہ سعودی قیادت نے ملت اسلامیہ کے اتحاد، تعمیر و ترقی کے لیے تاریخی اور مثالی حل پیش کیے ہیں۔ ڈاکٹر الشیخ عبدالرحمن السدیس

امام کعبہ ڈاکٹر الشیخ عبدالرحمن السدیس نے کہا ہے کہ اسلام عدل و انصاف، انسانیت کی فلاح و ہدایت کا دین ہے۔ نظام حیات کے لئے دین حنیف واضح طریقہ عطا کیا ہے جس پر سعودی عرب کے قائدین مکمل طور پر عمل پیرا ہیں۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں ملنے والے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ جس میں ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور نائب امیر مولانا علی محمد ابوتراب بھی شامل تھے۔ مسجد الحرام کے امام و خطیب شیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس نے کہا کہ سعودی عرب کی قیادت نے ملت اسلامیہ کے اتحاد، تعمیر و ترقی کے لئے تاریخی اور مثالی حل پیش کئے ہیں، جن پر عمل کرتے ہوئے عالم اسلام متحد ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی شریعت میں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے راہ ہدایت موجود ہے۔ اسلام انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے راہ عمل کا تعین کرتا ہے اور مسلمانوں کو اس پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس دور میں اغیار ذہنوں اور معاشرے کو پراگندہ کرنے، لوگوں کے افکار کو بھٹکانے اور ان میں دہشتگردی کے افکار پیدا کر رہے ہیں۔ معصوم لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے جدید طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ معاشرے میں درست طریقے پروان چڑھانے کے لئے ہر اہل ایمان کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ اغیار کی طرف سے پھیلانے جانے والے افکار کا خاتمہ کیا جاسکے اور معاشرے کو پاک کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ رب کائنات نے ملک کو مدبر اور مخلص قیادت سے نوازا ہے۔ جو معاشرے کو بہترین خطوط پر استوار کرنے اور عوام کو راحت و آرام دینے کے لئے ہمہ وقت مصروف کار ہے۔ انہوں نے قرآن و سنت کی نشر و اشاعت کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی کاوشوں کو سراہا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پاکستانی عوام حرین شریفین سے والہانہ محبت رکھتے ہیں۔ حرین کے تحفظ کے لیے ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں اور اسکی حفاظت کے لیے ہر قربانی دینے کا عزم رکھتے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ مسلم امہ خصوصاً پاکستان کے لیے سعودی خدمات کو ہم تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

بجٹ کسان دوست ہے مزدور دوست نہیں۔ وفاقی بجٹ پر سینیٹر پروفیسر ساجد میر کا رد عمل

میک اپ کا سامان پان سگریٹ اور تعیش والی اشیاء پر ڈیوٹی اور ٹیکس میں اضافہ خوش آئند ہے۔
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بجٹ کسان دوست ہے مزدور دوست نہیں، اجرت ایک تو لہ سونا کے برابر ہونی چاہیے۔ سبسڈیز کا براہ راست فائدہ عام آدمی کو ہونا چاہیے، اشیائے ضروریہ مہنگی نہیں ہونی چاہئیں۔ ٹیکسوں کی وصولی کا ہدف زیادہ سے زیادہ یقینی بنانا ہو گا۔ سرکاری ملازمین اور پنشن ہولڈرز کو ریلیف ملا، زرعی آلات اور کھاد کی بوری سستی کر کے کسان کو بھی ریلیف ملا، مزدور کی تنخواہ میں ماہانہ ایک ہزار روپے اضافہ بہت کم ہے۔ میک اپ کا سامان پان سگریٹ اور تعیش والی اشیاء پر ڈیوٹی اور ٹیکس میں اضافہ خوش آئند ہے۔ گریڈ 1 سے 15 کے وفاقی ملازمین، کنونینس الاؤنس میں 50 فیصد اضافہ بھی اچھا اقدام ہے۔ جون کے اختتام پر اگر ٹیکسوں کی وصولی کا ہدف 3104 ارب روپے حاصل کر لیا تو بڑی پیش رفت ہوگی۔

جناب
مولانا
حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلمان کالونی سیان چنل خاں پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

ماہ رمضان میں وفات پانے والا

سوال

حدیث میں ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان میں وفات پانے والا شخص سیدھا جنت میں جائے گا اور اس کا حساب نہیں ہوگا؟

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے وا کر دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جنت کے دروازے عمل کرنے والوں میں نشاط پیدا کرنے کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ ان کے لیے داخلہ میں آسانی ہو اور جہنم کے دروازے اس لیے بند کر دیئے جاتے ہیں تاکہ اہل ایمان گناہوں سے رک جائیں۔ اور ان دروازوں سے داخل ہونے کا موقع نہ رہے۔ اس کا قطعاً معنی یہ نہیں کہ جو شخص رمضان میں فوت ہوتا ہے وہ بغیر حساب جنت میں جائے گا کیونکہ جنت میں داخلے کے لیے ایمان اور توحید بنیادی شرط ہے۔ معرکہ بدر رمضان میں ہوا تھا ابو جہل اسی مہینہ میں واصل جہنم ہوا کیونکہ وہ ایمان کی دولت سے محروم تھا۔ پھر بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والے وہ خوش نصیب ہیں جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی اور ان کے اوصاف احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے: ”وہ ناجائز دم جھاڑ نہیں کراتے“ وہ بدشگونی نہیں لیتے، وہ آگ سے علاج نہیں کراتے، داغ نہیں لگواتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔“ (مسلم، الایمان: ۲۱۸)

ان اوصاف کے ساتھ ساتھ وہ دوسرے اعمال صالحہ بھی بجالاتے ہیں جو ان پر واجب ہیں۔ بہر حال رمضان میں ایمان کے ساتھ فوت ہونا بہت بڑی سعادت ہے لیکن اس کا یہ مفہوم نہیں کہ اس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ واللہ اعلم!

ماہانہ ایام میں روزے رکھنا

سوال

ایک لڑکی جو چھوٹی تھی، اسے ایام شروع ہو گئے، اسے علم نہیں تھا کہ ان دنوں روزے نہیں رکھے جاتے۔ اب ان ایام میں رکھے گئے روزوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب

عورتیں ایام میں روزہ نہیں رکھتیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے متعلق فرمایا ہے: ”جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو کیا وہ نماز اور روزہ نہیں چھوڑتی؟“ (بخاری، الجہیز: ۳۰۴) اگر کوئی عورت جہالت کی وجہ سے ان دنوں کا روزہ رکھتی ہے تو اس کا روزہ نہیں ہے، اسے بعد میں ان کی قضا دینا ہوگی۔ کیونکہ عورت کو جب حیض آنا شروع ہو جائے تو اس کے لیے احکام شریعت کی پابندی واجب ہو جاتی ہے اور حیض بلوغت کی علامات میں سے ہے۔

صورت مسئلہ میں رکھے گئے روزے قابل قبول اور صحیح نہیں ہیں اگرچہ وہ مسئلہ سے ناواقف تھی اسے بعد میں قضا دینا ہوگی۔ اس مسئلہ کی مذکورہ صورت کے برعکس ایک صورت یہ بھی ہے کہ چھوٹی لڑکی کے ایام شروع ہو گئے اور اس نے حیا کی وجہ سے اہل خانہ کو نہ بتایا اور روزے بھی نہ رکھے تو اس پر ان دنوں ترک کردہ روزوں کی قضا واجب ہے۔ اگر لاعلمی کی وجہ سے فراغت کے بعد بھی روزے نہیں رکھے تو توبہ و استغفار کے ساتھ ان دنوں کے روزوں کی قضا دینا بھی ضروری ہے۔ واللہ اعلم!

بحالت روزہ سرمہ لگانا

سوال

کیا روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا جاسکتا ہے؟ یا آنکھوں میں دوائی کے قطرے ڈالے جاسکتے ہیں؟ جبکہ اس کے اثرات طلق میں آ جاتے ہیں۔ نیز کان اور ناک میں دوائی ڈالنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب

روزہ کی حالت میں خوشبو لگانا بھی جائز ہے اور سرمہ استعمال کرنا بھی نیز آنکھوں میں دوائی کے قطرے ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح ضرورت کے وقت کان میں دوائی بھی ڈالی جاسکتی ہے۔ البتہ ناک میں دوائی ڈالنا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے دوائی کے قطرے معدے تک پہنچ جاتے ہیں جو روزے کے لیے نقصان دہ ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ

نے سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ”ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغہ سے کام لو والا یہ کہ تم روزے سے ہو۔“ (ابوداؤد الطہارہ: ۱۴۲)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی حالت میں وضوء کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ نہیں کرنا چاہیے اس سے معلوم ہوا کہ ناک میں دوائی کا استعمال بھی درست نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

بھول کر کھانے والے کو یاد دلانا

سوال روزہ دار اگر بھول کر کھالے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہے؟ سنا ہے کہ اگر روزے دار بھول کر کوئی چیز کھانے یا پینے لگے تو اسے منع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کھلا چلا رہا ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب روزہ کی حالت میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ خراب نہیں ہوتا لیکن جب اسے یاد آئے تو فوراً رک جانا چاہیے اور منہ میں جو کچھ ہوا ہے بھی پھینک دینا چاہیے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو روزہ دار بھول کر کھاپی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔“ (بخاری، الصوم: ۱۹۳۳)

ویسے بھی بھول کر ممنوع فعل کے ارتکاب پر انسان سے مواخذہ نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو جائے تو اس پر ہمارا مواخذہ نہ کرنا۔“ (البقرہ: ۲۸۶)

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا: ”میں نے ایسا ہی کیا۔“ (مسلم، الایمان: ۱۲۶)

لیکن جو شخص روزے دار کو دیکھے کہ وہ کھاپی رہا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اسے یاد دلائے کیونکہ روزے کی حالت میں کھانا ایک برائی ہے جس سے روکنا ضروری ہے۔ اگرچہ حالت نسیان کی وجہ سے اس پر مواخذہ نہیں ہوگا لیکن دیکھنے والے کے لیے کوئی عذر مانع نہیں۔ لہذا وہ اسے یاد دلائے اور اسے منع کرے۔ حدیث میں ہے: ”تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹائے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے کہے اور اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔“ (مسلم، الایمان: ۴۹)

بہر حال بھول کر کھانے پینے سے روزہ متاثر نہیں ہوتا۔ البتہ دیکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے یاد دلائے اور کھانے پینے سے منع کرے۔ واللہ اعلم!

کلی کرتے وقت پانی کا پیٹ میں چلے جانا

سوال اگر کوئی روزہ دار وضوء کرے اور کلی کرتے ہوئے غیر ارادی طور پر پانی پیٹ میں چلا جائے تو کیا اس سے روزہ خراب ہو جاتا ہے؟

جواب جب روزہ دار کلی کرتا ہے اور غیر ارادی طور پر پانی پیٹ میں چلا جاتا ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ اس نے اپنے مقصد اور ارادے سے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو روزے کو توڑ دینے والا ہو ہاں قصداً ایسا کرنے سے روزہ ختم ہو جائے گا۔ غیر اختیاری طور پر کوئی غیر شرعی کام سرزد ہونے پر مواخذہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو بات تم سے غلطی سے ہوگئی ہو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن جو دل کے ارادے سے کرو تو اس پر مواخذہ ہے۔“ (الاحزاب: ۵)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ غلطی پر اللہ کے ہاں مواخذہ نہیں ہے۔ صورت مسئولہ میں روزے دار نے کلی کی اور غیر ارادی طور پر پیٹ میں پانی چلا گیا تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں اور نہ ہی اس سے روزہ خراب ہوگا۔ واللہ اعلم!

احتلام اور روزہ

سوال میں نے روزہ رکھا ہوا تھا دوپہر کے وقت مجھے نیند آگئی اس دوران مجھے احتلام ہو گیا۔ کیا میرا روزہ برقرار ہے یا احتلام ہونے سے ٹوٹ گیا ہے؟ رہنمائی کریں۔

جواب روزہ رکھنے کے بعد اگر احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ خراب نہیں ہوتا کیونکہ وہ انسان کے اختیار میں نہیں۔ حالت نیند میں ویسے بھی انسان مرفوع القلم ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے، لیکن اس امر کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ احتلام کی عام طور پر دو وجہ ہوتی ہیں ایک تو طبی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ انسان گندالٹریچر پڑھتا ہے وہ فحش مناظر دیکھتا ہے تو ایسے انسان کو نیند میں احتلام ہو جاتا ہے۔ یہ دوسری وجہ سے احتلام ہونا اگرچہ روزے کے لیے خرابی کا باعث نہیں البتہ اس احتلام کے جو اسباب اختیار کیے گئے ہیں اس پر اللہ کے ہاں ضرور مواخذہ ہوگا۔ نیز جو لوگ رات کو فضول کاموں میں مصروف رہتے ہیں اور دن کو سو کر گزارتے ہیں انہیں بھی اپنے عمل پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔



روزوں کے ثواب میں اضافہ کیسے؟!

انا محمد بنی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر علی الحذیفی

27 شعبان 1437ھ / 3 جون 2016ء

تاریخ

جناب حافظ یوسف سراج

قرآنی

جناب ہاشم یزمانی / جناب عبدالقیوم عبدالستار

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ سے ڈر جاؤ اور اس کی اطاعت کرو، اطاعت الہی میں مگن رہنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ اور اللہ کی نافرمانی کرنا تو کبھی خوش نصیبی حاصل نہیں کر سکتے۔
بندگان خدا! تم نے نیک اعمال کرنے کا اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو، حسن عاقبت اور اچھے انجام کیلئے ہمیشہ کوشش کرو۔ یاد رکھو! تمہارا رب باخبر، قادر دان، غنی اور کرم والا ہے، جو کام اسے پسند ہیں وہ چاہتا ہے کہ تم وہ کام کر کے اس کی قربت اور رضا حاصل کر لو حالانکہ وہ تمہاری اطاعت کا محتاج نہیں۔ وہ تمہیں نافرمانیوں سے بچنے کی تلقین کرتا ہے، حالانکہ تمہارا نافرمانیوں پر ڈٹ جانا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنا ہی بھلا کرے گا، جو بدی کرے گا اس کا وبال بھی اُسی پر ہوگا، اور تیرا رب اپنے بندوں کے حق میں ظالم نہیں۔“ (نہات: 64)

اور فرمایا:

”البتہ جو اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے انہیں وہ اس کی جزا دے گا۔“ (آل عمران: 144)

اے لوگو! اللہ کی وعید سے ڈرو، جس پر وعید نازل ہو جائے اسے تباہ و برباد کر کے چھوڑتی ہے۔ یہ وعید اگر دین سے دور ہونے اور غفلت برتنے والے کو آ لے تو اسے عذاب میں مبتلا کر کے اور بد بختی میں دھکیل کر چھوڑتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ہمارا دیا ہوا پاک رزق کھاؤ اور اسے کھا کر سرکشی نہ کرو، ورنہ تم پر میرا غضب ٹوٹ پڑے گا اور جس پر میرا غضب ٹوٹا وہ پھر تباہ ہو کر رہے گا۔“ (طہ: 81)

افسوس ہے ایسے آدمی پر جو صرف دنیا کیلئے ساری کوشش کر کے آخرت کو نظر انداز کر دیتا ہے۔
دنیا محنت اور کاوش سے حاصل کی جاسکتی ہے اور بغیر محنت کے بھی مل جاتی ہے مگر آخرت کی بہتری اور نعمتیں صرف عمل سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تم اس جنت کے وارث اپنے اُن اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے۔“ (الزفر: 72)

اے اہل اسلام! تمہارے پاس نیکیوں کا عظیم موسم اور بابرکت مہینہ آچکا ہے۔ اس مہینے میں برکتیں اور بھلائیاں مسلسل برستی ہیں۔ گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے، یہ مہینہ رمضان المبارک کا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے فضیلت

اضافہ چاہتا ہے تو وہ ان عبادات کو نیکی سے انجام دے۔ اس ماہ مبارک میں نیکی کرنے کے وسائل بڑھ جاتے ہیں اور رمضان المبارک میں گناہ اور شر کے ذرائع اور وسائل میں بہت کمی واقع ہو جاتی ہے، نیکیوں کے ذریعے شیطان اور اس کے ارادوں کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جاتی ہے۔
صحیح بخاری و مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔“

جنت میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اطاعتوں اور عبادتوں پر علیحدہ علیحدہ ثواب اور انعامات تیار کیے ہیں۔ ہر ایک اطاعت اور نیکی کا علیحدہ ثواب بھی ہے اور منفرد انعام بھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

عطا کی ہے۔ مسند الزہرائی میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک تمام مہینوں کا سردار ہے اور حرمت کے لحاظ سے عظیم مہینہ ذوالحجہ کا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور واضح تعلیمات پر مشتمل ہے۔“ (البقرہ: 185)

ماہ رمضان کے لمحات بڑے بابرکت ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے متعدد عبادات کو جمع کر دیا ہے، مثلاً روزہ اور نمازیں، زکوٰۃ و صدقات، حج اصغر عمرہ اور تلاوت قرآن کی کثرت، ان عبادات میں ذکر الہی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر بھی ہے جو آدمی قرب الہی میں

”(ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے اُن اعمال کے بدلے جو تم نے گزrے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔“ (الافتح: 24)

بخاری و مسلم میں سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت کے ایک دروازے کو ”ریان“ کہا جاتا ہے، روزہ داروں کو بلایا جائے گا اور اس دروازے سے انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا جو بھی اس دروازے سے داخل ہوگا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

اہل جنت کی عمدہ ترین مہمانی اللہ کریم کے چہرہ انور کا دیدار ہوگا، یہ بندے کی دنیا میں کی گئی نیکیوں کا ثمر ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جن لوگوں نے بھلائی کا طریقہ اختیار کیا ان کے

دلوائے، گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے۔ روزے میں کثرت سے اطاعت الہی روزے کے ثواب کو بڑھا دیتی ہے۔ جو آدمی روزہ دار کو افطاری کراوے گا اس کیلئے بھی روزہ دار جتنا اجر ہے۔

اے مسلم! نماز تراویح، قیام اللیل میں سستی کا شکار نہ ہو جانا خاص طور پر آخری عشرے میں، لیلتہ القدر میں۔ رمضان المبارک میں روزے رکھنا گناہوں کا

کفارہ ہے۔ بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایمان کی حالت اور ثواب کی امید کر کے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ اسی طرح صحیح بخاری میں ہے جس نے رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ مسند احمد میں سیدنا

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”لیلتہ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ جس نے لیلتہ القدر کا قیام بحالت ایمان اور ثواب کی امید سے کیا

تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ اے اہل اسلام! نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرو۔ نماز باجماعت ادا کرنے سے بندہ اللہ کے حفظ و امان میں آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے معاملات بہتر فرما دیتا ہے۔ اس کے حالات درست کر دیتا ہے جو آدمی نماز کو ضائع کر دیتا ہے اس کی دنیا اور آخرت دونوں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا میں اسے جانوروں کی طرح فائدہ پہنچایا جاتا ہے اور اسے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔

مسلم شریف میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے والے شخص کو آدھی رات قیام کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ جبکہ فجر کی نماز بھی اگر وہ باجماعت پڑھ لے تو اسے رات بھر قیام کرنے کا ثواب نصیب ہوتا ہے۔“ انسان اس وقت سب سے زیادہ نقصان اور محرومی

پاک رکھے۔ روزہ کی حالت میں غیبت اور چغلی سے اجتناب کریں، غلط گفتگو اور معصیت سے دور رہیں، روزہ دار کو غیر محرم کی طرف دیکھنے سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ اپنے دلوں کو گناہوں کے گرد بھٹکنے سے باز رکھے، کیونکہ اسی طریقے سے شیطان انسان پر حملہ آور ہوتا ہے۔ معجم طبرانی کبیر میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”کتنے ہی روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جن کے روزے میں بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور کتنے ہی قیام اللیل کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کے قیام میں صرف جاگنا ہی ہے۔“

صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو آدمی روزے کی حالت میں بھی جھوٹی بات کہتے ہی روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جن کے روزے میں بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور کتنے ہی قیام اللیل کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کے قیام میں صرف جاگنا ہی ہے۔“

اور تافرمائی نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا، پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔“ امام نسائی نے سیدنا ابوسعیدہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”روزہ ڈھال ہے، جب تک وہ اس ڈھال کو توڑ نہ دے۔ معجم طبرانی اوسط کے الفاظ ہیں: نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ وہ ڈھال کو کیسے توڑ دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جھوٹ اور غیبت کے ساتھ۔“

مسلمان کو چاہیے کہ وہ بکثرت عبادت اور اطاعت الہی کے ذریعے اپنے روزے کے ثواب میں اضافہ کرے۔ مثال کے طور پر تلاوت قرآن کرے، کیونکہ رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے، ذکر الہی کرے، استغفار کرے اور کثرت سے آپ ﷺ پر درود پڑھے۔ صدقات و خیرات کرے، رضائے الہی کیلئے تحفے دے، رمضان میں حصول علم میں وقت صرف کرے، اچھائی کا حکم دے، لوگوں کو اس کی ترغیب

لے بھلائی ہے اور مزید فضل بھی ان کے چروں پر زو سیاہی اور ذلت نہ چھائے گی وہ جنت کے مستحق ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔“ (یونس: 26)

صحیح مسلم میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ کے چہرہ اقدس کی زیارت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

”نیکوں کا بدلہ نہایت ہی عمدہ ہوتا ہے۔“ اسی طرح تافرمائوں کیلئے ان کے ہر گناہ کی علیحدہ سزا ہوگی۔ مثلاً تھور کا کانٹے دار درخت، گرم کھولتا ہوا پانی یہ سود خوروں، حرام خوروں، شراب نوشوں کی سزا ہوگی۔ تکبر کرنیوالوں، فخر کرنیوالوں کے سروں پر گرم پانی پھینکا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”زقوم کا درخت۔ گناہ گار کا کھانا ہوگا۔ تیل کی تلچھٹ جیسا، پیٹ میں اس طرح جوش کھائے گا۔ جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔“ اللہ فرمائے گا:

”پکڑو اسے اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ۔ اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے پانی کا عذاب۔“ چکھ اس کا مزا، بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے

تو۔“ (دخان: 43-49)

یہ قانون الہی ہے: ”جیسا کرو گریے ویسا بھرو گے۔“ اے مسلمانو! رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو رمضان کی آمد کی خوشخبری دیتے تھے تاکہ وہ شعبان کے آخری ایام سے ہی رمضان کی تیاری کر لیں۔ اس ماہ مبارک کا استقبال نیکوں کے ساتھ کرو۔ اس کیلئے خصوصی تیاری کرو، اخلاص کو اپنالو، اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید لگائے رکھو اور تمہارے دل میں احساسِ فرحت ہو کہ اللہ نے تمہیں رمضان المبارک عطا فرمایا ہے۔ ہر ایک گناہ سے توبہ کرتے ہوئے اس کا استقبال کرو تاکہ اللہ تمہارے سابقہ تمام گناہ معاف فرمادے۔ یاد رکھو! ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ تم رمضان کو نہیں پاسکو گے۔ تو موت کی تیاری کیجئے اور موت کے بعد والی زندگی کیلئے بھی کچھ جمع کر لیجئے۔ اپنے روزوں کو بے مقصد اور بے ہودہ امور سے

کا شکار ہوتا ہے جب وہ روزہ رکھ کر بھی نماز جیسے اہم فرض کو ترک کر دیتا ہے، جو شخص لبو و لعب کے کاموں میں جاگتا رہے، اخلاق باختہ ویب سائٹس کا وزٹ کرتا رہے اور اخلاق کو بگاڑ دینے والے ذرائع دیکھنے میں وقت ضائع کرتا رہے، تو گویا اس نے اپنی عمر عزیز کا قیمتی وقت برباد کر ڈالا، اگر کوئی شخص اس ماہ مقدس میں ان گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی محرومی اور رسوائی کا تو کوئی حساب ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”وہ ذکر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ اُن خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بد حال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔“ (آل عمران: 133-134)

دوسرا خطبہ:

حمد وثناء کے بعد:

اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اس کا حق ہے اور دین اسلام پر مضبوطی سے عمل کرو۔ اے اللہ کے بندو! ہر قسم کے گناہ سے توبہ کرو، کیونکہ توبہ کرنے والے کامیاب جبکہ گناہوں پر اصرار کرنے والے تباہ ہو جائیں گے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، امید ہے کہ کامیاب ہو جاؤ گے۔“ (النور: 31)

رمضان المبارک کا مہینہ تو توبہ کا بہترین وقت ہے۔ جن بڑے بڑے گناہوں سے توبہ لازمی ہے، تمہا کو نوشی بھی ان میں سے ایک ہے، چنانچہ اے مسلمان! سگریٹ نوشی سے باز رہو، اپنے منہ کو پاک رکھو، ذکر الہی اور تلاوت قرآن سے اپنے منہ کو معطر کرو۔

اپنے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے نیک لوگوں اور فرشتوں کی خاطر اپنے منہ کو پاک رکھو۔ تمہا کو نوشی سے شیطان قریب آتا ہے، خون فاسد ہو جاتا ہے، مہلک امراض کا انسان شکار ہو جاتا ہے اور اس کی عمر میں کمی آ جاتی ہے۔ اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

اے بندہ مسلم! یہ بات اچھی طرح جان لو کہ رات کو ہی اگلے دن کے روزے کی نیت اور ارادہ کرنا ضروری ہے۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص فجر سے پہلے پہلے روزے کی نیت نہیں کر لیتا، اس کا کوئی روزہ نہیں۔“ ایک روایت میں ہے کہ ”جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے، عمر بھر روزے رکھ کر بھی وہ اس ایک روزے کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔“

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت نصیب فرما۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت نصیب فرما اور کفر اور کافروں کو ذلیل و خوار فرما! اے اللہ! بدعت اور بدعتیوں کا ستیاناس کر دے۔ قیامت تک بدعات کا قلع قمع فرما دے، دین اسلام اور شریعت محمدی کے متوازی کھڑی ہونے والی بدعات اور انہیں رواج دینے والوں کو تباہ و برباد فرما دے۔ آمین!

بقیہ:

مولانا محمد اسحاق بھٹی طارق صاحب نے جناب بھٹی صاحب کو افتتاح کی دعوت دی اور بلاشبہ بھٹی صاحب کی شخصیت ہی اس کام کے لیے موزوں تھی، مجھے یاد ہے انہوں نے اپنے خطاب میں برصغیر پاک و ہند کی بہت سی لائبریریوں کا بہت ہی خوب صورت انداز میں تعارف کرایا، راقم نے بھی اس مجلس میں لائبریریوں کے سلسلے میں مسلمانوں کی درخشندہ روایات کا ذکر کیا تھا، یہ ایک یادگار نشست تھی، جس میں بہت سے احباب کرام نے شرکت فرمائی تھی۔

اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد میں قیام کے دوران راقم الحروف نے اپنے دیگر دو ساتھیوں کے ساتھ مل کر مصری سکالر عبداللہیم ابوشقہ کی کتاب ”تحریر المرافۃ فی عصر الرسالۃ“ کا آزادی نسواں عہد رسالت میں، کے عنوان سے ترجمہ کیا تھا، یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے جو کونسل کے زیر اہتمام طبع ہوئی۔ اسی طرح ان دنوں کونسل کی طرف سے ایک سہ ماہی مجلہ اجتہاد کا بھی بڑے بڑے ترک اہتمام سے اجراء کیا گیا تھا۔ اس کتاب اور مجلہ کی تقریب رونمائی کا پروگرام بنا تو میں نے اس میں شرکت کے لیے دیگر احباب کرام کے ساتھ جناب بھٹی صاحب کو بھی دعوت دی، آپ نے دعوت کو شرف قبولیت سے نوازا اور کتاب اور مجلہ کی تقریب رونمائی میں اپنا مقالہ پڑھا، یہ تقریب اسلامی نظریاتی کونسل میں 2 اگست 2007ء کو منعقد ہوئی تھی۔

آج سے تین چار سال پہلے ان کے گھر حاضری کا ایک بار پھر موقع ملا، دارالسلام لاہور سے وابستہ فاضل دوست

مولانا محمد عبدالجبار بھی میرے ساتھ تھے، ہم صبح سویرے ہی ان کے پاس چلے گئے تھے، ناشتہ انہی کے ہاں کیا اور مجلس بھی دیر تک جھی رہی۔ وہی تروتازہ اور نورانی چہرہ، وہی پر بہار اور زعفران زار مجلس، وہی معلومات کا دیا موجیں مارتا ہوا، زبان کی سادگی، کلام کی تاثیر، جذبات کی گہرائی اور ساتھ ساتھ لطائف و ظرائف کا حسین امتزاج، مجلس سے اٹھنے کو جی نہ چاہے، مجلس جب زیادہ طول اختیار کر گئی تو ان کی علیٰ مصروفیات کا احساس کرتے ہوئے ان سے اجازت طلب کی، افسوس کہ یہ ان کے ساتھ آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ ملاقات تو 22 دسمبر 2015ء کو ان کے گاؤں چک نمبر 53 گ۔ ب ڈھسیاں میں اس وقت بھی ہوئی، جب نماز جنازہ سے فراغت کے بعد ان کا آخری دیدار کیا مگر اب وہ بھٹی صاحب جو گل افشانی گفتار میں اپنی مثال آپ تھے،

چپ چاپ، بے حس و حرکت، محو استراحت تھے۔ میں اللہ رب ذوالجلال سے دعا کر رہا تھا کہ وہ ان کی قبر کو شبنم رحمت سے خنک و پر بہار رکھے اور اعلیٰ علین میں بلند و بالا درجات سے سرفراز فرمائے۔ میں سوچ رہا تھا کہ لاریب! ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، بلکہ دنیا میں آنا ہی درحقیقت یہاں سے رخت سفر باندھ جانے کی تمہید ہے اور خالق و مالک کائنات کے اس مضبوط و مستحکم ضابطے سے کسی فرد بشر کے لیے بھی استثناء نہیں، لیکن وہ تو ایسے لوگوں میں سے تھے جو کبھی کرہ ارض پر بوجھ نہیں بنتے، جن کی حیات مستعار کی ایک ایک ساعت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کی امین ہوتی ہے، جن کا دل ہر طرح کی حرص و ہوس سے پاک ہوتا ہے، جن کی تخلیق کسی اعلیٰ وارف مشن میں گندھی مٹی سے ہوتی ہے اور جو اپنے مشن کی تکمیل پر بجا طور پر کہہ سکتے ہیں:

حاصل عمر ثارے رہ یارے کر دم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کر دم
”عمر کی ساری پونجی میں نے یار کی راہ کی نذر گزار دی ہے اور میں اپنی زندگی سے خوش ہوں کہ کچھ کر کے آیا ہوں۔“

امید ہے باری تعالیٰ نے بھی ان کی کارکردگی کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اور اپنی رحمت سے سرفراز تے ہوئے صدا دی ہوگی۔

اے اطمینان پانے والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

ماہِ رمضان میں

آپ ﷺ کی سخاوت

جناب قاری لیاقت علی باجوہ

”دو آدمیوں کا عمل قابلِ رشک ہے ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ قرآن دے اور وہ اسے دن رات پڑھتا رہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا رہے۔“ (بخاری: ۵۰۲۵، مسلم: ۸۱۵)

قرآن مجید اور اتفاق فی سبیل اللہ کی رمضان المبارک کے ساتھ خاص نسبت ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے آدم کے بیٹے! تم خرچ کرتے رہو میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔“ (بخاری: ۳۶۸۳، مسلم: ۹۹۳)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ لَمَّا نَقَصَتْ صَدَقَةُ مِّن مَّالٍ [مسلم: ۲۵۸۸] ”صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔“

نبی کریم ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ [اتَّفِقْ بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِفْلَاقًا!] [الصحيحه للالباني: ۲۶۶۱]

”بلال! تم خرچ کرو اور عرش والے کی طرف سے کمی کا خوف نہ کرو۔“

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر شخص اپنے صدقے کے سائے تلے ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ (صحیح الجامع للالبانی: ۲۵۱۰)

جو انسان انتہائی خفیہ انداز میں صدقہ کرے وہ عرش الہی کے سایہ تلے ہوگا۔ (بخاری: ۱۳۲۳، مسلم: ۱۰۳۱)

صدقہ کرنے والے کا مال بابرکت ہوتا ہے اور فرشتے اس کے باغات کی آبیاری کرتے ہیں۔ (مسلم: ۲۹۸۳)

اتفاق فی سبیل اللہ سے خیر کے دروازے کھل جاتے ہیں اور تمام امور آسان ہو جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ: ۵۰۱۱)

”اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔“ (ابن ماجہ: ۱۰۳۰)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ بے شک صدقہ کرنے والوں سے صدقہ قبروں کی گرمی بجھائے گا اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا۔ (الصحيحه للالباني: ۳۳۸۳)

رمضان المبارک میں صیام و قیام کے علاوہ صدقہ زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے روزہ داروں کی افطاری کا اہتمام کریں جو لوگ سحری و افطاری نہیں کر سکتے ان کو سحری و افطاری فراہم کی جائے تاکہ وہ بھی بے فکر ہو کر عبادت کر سکیں۔

رمضان میں لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض فرمایا ہے۔ ہر آزاد و غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہیں۔ (مسلم: کتاب الزکوٰۃ: ۹۸۴)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ الفطر کو فرض قرار دیا ہے۔ (بخاری: کتاب الزکوٰۃ: ۱۵۰۳)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ غلام آزاد مرد اور عورت چھوٹے اور بڑے سب صدقہ فطر ادا کریں۔ (بخاری: ۱۵۰۳، مسلم: ۹۸۴)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ الفطر آزاد و غلام مرد اور عورت تمام مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا جو فرض کی تھی۔ (بخاری: ۱۵۰۳، مسلم: ۹۸۴)

صدقہ الفطر کے کئی نام ہیں۔ مثلاً زکوٰۃ رمضان، زکوٰۃ الفطر، زکوٰۃ الصوم، صدقہ رمضان، صدقہ صوم اور صدقہ الفطر۔ (مرقاۃ)

رمضان المبارک میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا بہت ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورت بقرہ میں اتفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کو یوں خوشخبری سناتے ہیں:

﴿الَّذِينَ يَنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ بِالْاِثْمِ وَالْكَفْرِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اُجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

”جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے رہتے ہیں دن رات خفیہ طور پر ان کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے اور ان کو قیامت کے دن نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہر دن صبح کو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک دعا کرتے ہوئے کہتا ہے:

[اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُسْكِيًا تَلْفًا] (بخاری: ۱۶۴۲، مسلم: ۱۰۱۰)

”اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور مال عطا کر دوسرا کہتا ہے اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے کا مال تباہ کر دے۔“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب جبریل امین علیہ السلام نبی کریم ﷺ کو آ کر ملتے تو آپ ﷺ بہت زیادہ سخاوت کرتے جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن کا دور کرتے تھے۔ پس یقیناً نبی کریم ﷺ سے جب جبریل علیہ السلام ملتے تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے۔ (بخاری: کتاب الوصی: ۶، مسلم: کتاب الفضائل: ۲۳۰۸)

قارئین! اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ باقی سال کی نسبت زیادہ صدقہ و خیرات کرتے۔ جس طرح تیز ہوا ہر ایک کو پہنچتی ہے اس صدقہ کا فائدہ بھی ہر جگہ پہنچتا۔ گویا رمضان المبارک زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کا مہینہ ہے۔

رمضان المبارک میں مسلمانوں کو روزہ رکھنا سحری اور افطاری کا بندوبست کر دینا بھی اتفاق فی سبیل اللہ میں آتا ہے۔

اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ [مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا] (ترمذی: ۸۰۷)

”جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اگر روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔“

ایک دوسری حدیث میں بھی آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ [مَنْ فَطَرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ] ”جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کروایا یا کسی غازی کو تیار کیا تو اس شخص کے لیے اس کے برابر اجر ہو گا۔“ (سنن الکبریٰ للبخاری: ۸۱۴۰)

رمضان المبارک میں صدقہ الفطر بھی ادا کیا جاتا ہے۔ یہ بھی رمضان المبارک میں اتفاق فی سبیل اللہ کے حکم میں داخل ہے۔ صدقہ الفطر کے احکام کیونکہ رمضان المبارک میں آئے ہیں اس لیے اس کی ادائیگی بھی رمضان المبارک میں ہوتی ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ الفطر

نماز تراویح کا دس سنوں!

حاجہ عائشہ بنت ابی بکر

نے صحیح کہا ہے۔

نضر بن شیبان جبہور کے نزدیک موثق، حسن
الحديث راوی ہے۔

قیام رمضان کو نماز تراویح کہا جاتا ہے، اس کے کئی
ایک نام ہیں۔ اس با فضیلت نماز کو محروم انسان ہی چھوڑ
سکتا ہے۔

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا:

«مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.»

”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا
قیام کیا، اس کے پہلے (صغیرہ) گناہ معاف کر
دیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

② نضر بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو
سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے ماہ رمضان کے
بارے میں کوئی ایسی روایت سنائیں جو آپ رضی اللہ عنہ
نے اپنے والد سے اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد نے خود نبی
کریم ﷺ سے سنی ہو اور درمیان میں کوئی واسطہ نہ
ہو۔ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! میرے والد نے بیان
کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ
عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ
وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ
وَلَدَنَّهُ أُمًّا.»

”اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے
فرض کر دیئے ہیں اور میں نے اس کا قیام تمہارے
لئے سنت قرار دیا ہے، جو ایمان اور ثواب کی نیت
سے رمضان کے روزے رکھے اور قیام کرے تو وہ
گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے اس دن
تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔“

(مسند الامام احمد 191/1، سنن النسائي 2212، سنن ابن

ماجة 1328، وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور امام ضیاء مقدسی

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْعَبُ فِي قِيَامِ
رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ،
فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا،
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَتَوَقَّى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى
ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ
خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ.»

”رسول کریم ﷺ قیام رمضان کی ترغیب بغیر حتمی
حکم کے دیتے تھے، فرماتے تھے: جو ایمان اور
ثواب کی نیت سے قیام رمضان کرے گا، اس کے
پہلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے،
رسول اکرم ﷺ کے فوت ہونے تک معاملہ اسی
طرح رہا، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں بھی معاملہ
یونہی رہا۔“ (صحیح مسلم)

④ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

«إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ
لَيْلَةٍ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ
الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ
الثَّالِثَةِ، أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي
صَنَعْتُمْ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ
إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، قَالَ:
وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.»

”رسول اکرم ﷺ نے رمضان کی ایک رات مسجد
میں نماز پڑھی، آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی

نماز پڑھی، پھر اگلی رات نماز پڑھائی تو لوگ بڑھ
گئے، پھر وہ تیسری یا چوتھی رات جمع ہوئے لیکن
آپ ان کی طرف نہ نکلے۔ جب صبح ہوئی تو
آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم نے کیا، میں نے دیکھا،
مجھے تمہاری طرف نکلنے سے صرف اس ڈرنے روکا
کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ ہو جائے، راوی کہتے ہیں:
یہ واقعہ رمضان المبارک کا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

⑤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

«فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ،
فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَاصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ
ذَلِكَ، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ
الثَّانِيَةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ
اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ
يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَفِقَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ يَقُولُ: الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ.»

”رسول اکرم ﷺ دوسری رات تشریف لائے،
صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی،
لوگ اس کا تذکرہ کرنے لگے، تیسری رات مسجد
والے بڑھ گئے، آپ ﷺ تشریف لائے، انہوں
نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، چوتھی رات
مسجد لوگوں سے تنگ پڑ گئی مگر آپ ﷺ تشریف
نہ لائے، لوگ کہنے لگے: نماز! لیکن رسول
اکرم ﷺ فجر کی نماز تک نہ نکلے، یہاں تک کہ
فجر میں تشریف لائے۔“ (بخاری و مسلم)

⑥ ایک روایت میں ہے:

«خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ
فَتَعْجزُوا عَنْهَا.»

”میں ڈرا کہ تم پر رات کی نماز فرض نہ ہو جائے اور
پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ۔“ (بخاری و مسلم)

⑦ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ
بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا
حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتْ
السَّادِسَةَ لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةَ
قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا

رَسُولُ اللَّهِ، لَوْ تَقَلَّتْنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسْبَ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِقِيَّةِ الشَّهْرِ.

”ہم نے رمضان میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں قیام نہ کروایا، حتیٰ کہ سات دن باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے ہمیں قیام کروایا، حتیٰ کہ تہائی رات گزر گئی، جب چھ راتیں باقی رہ گئیں تو ہمیں قیام نہ کروایا، جب پانچ راتیں رہ گئیں تو پھر قیام کروایا حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاش کہ آپ ﷺ ہمیں اس رات کا قیام کروائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: آدھی جب امام کے ساتھ مکمل نماز (عشا) پڑھتا ہے، اس کا قیام الیل شمار ہوتا ہے۔ جب چار راتیں رہ گئیں تو آپ ﷺ نے قیام نہ کروایا۔ جب تین رہ گئیں تو لوگوں اور اپنے گھر والوں کو اکٹھا کر کے ہمیں قیام کروایا حتیٰ کہ ہم ڈرے کہ ہم سے فلاح فوت نہ ہو جائے، راوی نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: فلاح کیا ہے؟ کہا: سحری، پھر باقی مہینہ ہمیں قیام نہ کروایا۔“ (مسند الامام احمد 159/5، سنن ابی داود 1375، سنن الترمذی 806، سنن ابن ماجہ 1327، وسند صحیح)

⑧ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

[اَحْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجْبَةً بِخَصْفَةٍ، أَوْ حَصِيرٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا، قَالَ: فَتَتَبَعَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، قَالَ: ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَابْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغَضَّبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ

حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنْ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ.]

”رسول اکرم ﷺ نے کھجور کے پتوں یا چٹائی کا جحر ہ بنایا، آپ ﷺ اس میں نماز پڑھنے کے لئے ٹکے، آدمی تلاش کرتے کرتے آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے، پھر وہ اگلی رات آئے تو رسول اکرم ﷺ نے باہر آنے میں دیر کر دی، آپ تشریف نہ لائے، انہوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے کو کٹکریاں ماریں، رسول اللہ ﷺ غضب ناک حالت میں ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے اسی کام کی وجہ سے میں نے گمان کیا کہ تم پر یہ نماز فرض کر دی جائے گی۔ تم اپنے گھروں میں نماز کو لازم پکڑو، کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی سب سے بہترین نماز گھر میں ہے۔“ (صحیح البخاری 731، صحیح مسلم 213/781 والفظل)

⑨ سیدنا ثعلبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

[خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ فَرَأَى نَاسًا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّونَ، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأَبِئْتُ بَنْ كَعْبٍ يَقْرَأُ وَهُمْ مَعَهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوا، أَوْ قَدْ أَصَابُوا وَلَمْ يَكْرِهْ ذَلِكَ لَهُمْ.]

”رسول اکرم ﷺ رمضان کی ایک رات تشریف لائے تو لوگوں کو مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھتے دیکھ کر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا کر رہے ہیں؟ کسی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن یاد نہیں، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پڑھا رہے ہیں یہ ان کے ساتھ اپنی نماز پڑھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اچھا کیا ہے اور درنگی کو پہنچے ہیں۔ نیز آپ ﷺ نے ناپسند نہیں کیا۔“ (اسنن الکبریٰ للبیہقی 495/2، معرفۃ اسنن والاخبار للبیہقی 303/2 1363، وسند حسن)

⑩ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

[قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحُ، وَكَانُوا يُسْمُونَهُ السُّحُورَ.]

”ہم نے رمضان کی تیسویں رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تہائی رات تک قیام کیا، پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک قیام کیا، پھر ستائیسویں رات کو اتنا لمبا قیام کیا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم سحری کو نہ پا سکیں گے۔“ (مسند الامام احمد 272/4، سنن الترمذی 1607، وسند صحیح)

امام حاکم نے امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

⑪ عبد الرحمن بن عبد القاری رحمہ اللہ سے روایت ہے:

[خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ. يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ، لَكَانَ أَهْمَلُ ثُمَّ عَزَمْتُ، فَجَمَعْتُهُمْ عَلَى أَبِي بَنْ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةَ أُخْرَى، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيَتِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعَمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ.]

”میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی رات مسجد کی طرف نکلا، لوگ مختلف گروہوں میں منقسم تھے۔ کوئی آدمی اکیلا اور کوئی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں اگر میں ان کو ایک قاری پر جمع کر دوں تو یہ بہت اچھا ہوگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کر دیا، پھر میں آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے دوسری رات کو نکلا، لوگ ایک قاری کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا طریقہ ہے، جس (آخری رات

(390-389/2)

اس حدیث کی شرح میں جناب انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

لَوْفِي الصَّحَاحِ صَلَاةُ تَرَاوِيحِهِ عَلَيْهِ
الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ثَمَانِي رَكَعَاتٍ، وَفِي
السَّنَنِ الْكُبْرَى وَغَيْرِهِ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ مِنْ
جَانِبِ أَبِي شَيْبَةَ فَإِنَّهُ ضَعِيفٌ إِنْشَاقًا
عَشْرُونَ رَكَعَةً، وَأَمَّا عَشْرُونَ رَكَعَةً الْآنَ إِنَّمَا
هُوَ سُنَّةُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَيَكُونُ مَرْفُوعًا
حُكْمًا وَإِنْ لَمْ نَجِدْ إِسْنَادَهُ قَوِيًّا.

”یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت ہے نیز صحیح
احادیث سے نبی کریم ﷺ کی نماز تراویح آٹھ
رکعت ثابت ہے اور سنن کبریٰ وغیرہ میں بیس
رکعتوں والی روایت ضعیف سند کے ساتھ ابوشیبہ
سے آئی ہے، جو کہ بالاتفاق ضعیف راوی ہے اور
بیس رکعتیں خلفائے راشدین کی سنت ہے اور
مرفوع کے حکم میں ہے، اگرچہ اس کی (بھی) قوی
سند ہمیں نہیں ملی۔“ (العرف الغدی 101/1)

دیکھئے! شاہ صاحب کس طرح آٹھ رکعت تراویح
نبی کریم ﷺ سے صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ثابت کر رہے
ہیں اور ساتھ ہی حنفی مذہب کی کمزوری و معذوری پیش کر
رہے ہیں کہ ہم بیس رکعت تراویح نبی کریم ﷺ اور خلفائے
راشدین سے قوی سند کے ساتھ نہیں پاسکے، آپ خود
اندازہ فرمائیں کہ ایک مسئلہ جو قوی سند کے ساتھ ثابت بھی
نہ ہو، پھر صحیح بخاری و صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث کے خلاف
بھی ہو تو اس کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟

ہم کہتے ہیں کہ خلفائے راشدین سے کسی وضعی
(من گھڑت) روایت سے بھی بیس رکعت نماز تراویح
پڑھنا ثابت نہیں، لہذا بیس رکعت تراویح کو خلفائے
راشدین کی سنت قرار دینا صریح غلطی ہے۔

جناب انور شاہ کشمیری کے علاوہ متعدد حنفی فقہانے
بھی اس حدیث عائدہ ﷺ کو آٹھ رکعت تراویح کی دلیل
بنایا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ نماز تراویح اور تہجد میں کوئی فرق
نہیں ہے یہ ایک ہی نماز کے دو مختلف نام ہیں۔ (دیکھیں
فیض الباری 420/2 وغیرہ)

① سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

”سنت موکدہ ہوتا تراویح کا آٹھ رکعت تو باتفاق ہے،
اگر اختلاف ہے تو بارہ میں۔“ (براہین قاطعہ 195)
جناب اشرف علی تھانویؒ کہتے ہیں:

”بیہاروں کو تو کہہ دیتا ہوں کہ تراویح آٹھ پڑھو،
مگر تندرستوں کو نہیں کہتا۔“ (الکلام الحسن 89/2)
جناب عبدالشکور فاروقی لکھنوی لکھتے ہیں:
”اگرچہ نبی کریم ﷺ سے آٹھ تراویح مسنون ہے
اور ایک ضعیف روایت میں ابن عباس سے بیس
رکعت بھی ہے۔“ (علم الفقہ 198)

یہی بات امام احناف ابن ہمام حنفی (فتح القدیر)،
علامہ عینی حنفی (عمدة القاری)، ابن نجیم حنفی (البحر الرائق)،
ابن عابدین شامی حنفی (رد المحتار)، ابوالحسن شربلانی حنفی
(مراقی الفلاح)، طحاوی حنفی (حاشیۃ الطحاوی علی الدر
الختار) وغیرہم نے پیش کی ہے۔

حنفی علماء و فقہاء کے آٹھ رکعت مسنون تراویح کے
فیصلے کے بعد اب ہم انتہائی اختصار کے ساتھ آٹھ رکعت
نماز تراویح کے سنت ہونے پر دلائل ذکر کرتے ہیں:

① ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رمضان المبارک میں
رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز (تراویح) کی کیا
کیفیت ہوتی تھی؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ
وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكَعَةً.
”رمضان ہوتا یا غیر رمضان رسول اللہ ﷺ
گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔“ (صحیح
بخاری 1147، 2013، صحیح مسلم 738)

جمہور علماء ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث
سے آٹھ رکعت تراویح ثابت کرتے ہیں، جیسا کہ علامہ
ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

لَتَمُتْ مُخْتَلِفٌ فِي الْمُخْتَارِ مِنْ عَدَدِ الْقِيَامِ....
وَقَالَ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِحْدَى عَشْرَةَ
رَكَعَةً، أَخَذًا بِحَدِيثِ عَائِشَةَ الْمُتَقَدِّمِ.

”پھر قیام کے عدد مختار میں اختلاف کیا گیا ہے۔
کثیر علماء کرام نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی مذکورہ
حدیث سے دلیل لیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ گیارہ
رکعات ہیں۔“ (المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم

کے قیام) سے یہ سوتے ہیں، وہ اس سے بہتر ہے۔
لوگ اول رات قیام کیا کرتے تھے۔“ (بخاری)
② سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسَ، وَأَذَيْتُ الزَّكَاةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ،
وَقُمْتُ، فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ: مِنَ الصَّالِحِينَ
وَالشَّاهِدِينَ.

”ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو
کر عرض کرنے لگا: آپ کیا رائے رکھتے ہیں کہ
اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے
علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ
کے رسول ہیں، پانچ نمازیں ادا کروں، زکوٰۃ ادا
کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس (کی
راتوں) کا قیام کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہو
گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں۔“
(صحیح ابن حبان 3438، سندہ صحیح)

آٹھ رکعات تراویح کا ثبوت

نماز تراویح آٹھ رکعات ہی سنت ہے، جیسا کہ
دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث جناب انور شاہ کشمیری
لکھتے ہیں:

لَوْلَا مَنَاصَ مِنْ تَسْلِيمِ الْا تَرَاوِيحِهِ كَانَتْ
ثَمَانِيَةً رَكَعَاتٍ وَلَمْ يَثْبُتْ فِي رَوَايَةٍ مِّنْ
الرَّوَايَاتِ أَنَّهُ صَلَّى التَّرَاوِيحَ وَالتَّهَجُّدَ عَلَى
حِدَةٍ فِي رَمَضَانَ.

”یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی
نماز تراویح آٹھ رکعت تھی اور کسی ایک روایت
سے بھی ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے رمضان میں
تہجد اور تراویح الگ الگ پڑھی ہوں۔“ (العرف
الغدی 166/1)

جناب خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں:
”ابن ہمام (نے) آٹھ کو سنت اور زائد کو مستحب لکھا
ہے، سو یہ قول طعن کے قابل نہیں۔ (براہین قاطعہ 18)
مزید لکھتے ہیں:

«صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرًا»

”اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ماہ رمضان میں آٹھ رکعت نماز تراویح اور وتر پڑھائے۔“

(مسند ابی یعلیٰ 326/2، المعجم الصغیر للطبرانی 190/1، فتح الباری لابن حجر 12/3، وسندہ حسن)

اس روایت کے راوی عیسیٰ بن جاریہ جمہور محدثین کے نزدیک موثق، حسن الحدیث ہیں۔ اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[وَأَسْنَدُهُ وَسَطًا]

اس کی سند اچھی ہے۔ (میزان الاعتدال 311/3)

علامہ عینی حنفی (عمدة القاری) اور دیگر فقہاء نے اس حدیث کو آٹھ رکعت نماز تراویح پر دلیل بنایا ہے۔

③ سیدنا جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رحمہ اللہ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! آج رات مجھ سے ایک کام سرزد ہوا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اُبی وہ کیا؟ سیدنا ابی بن کعب رحمہ اللہ نے عرض کیا: میرے گھر کی عورتوں نے مجھے کہا، ہم قرآن کریم نہیں پڑھی ہوئیں، اس لیے ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گی:

«فَصَلَّيْتُ بَيْنَهُنَّ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَوْتَرْتُ، قَالَ: فَكَانَ شِبْهَ الرِّضَا وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا»

”میں نے انہیں آٹھ رکعت تراویح پڑھا کیں، پھر وتر پڑھائے، اس بات پر آپ ﷺ نے رضامندی کا اظہار فرمایا اور کچھ نہیں کہا۔“

(مسند ابی یعلیٰ 362/2، زاد مسند الامام احمد 115/5، المعجم الاوسط للطبرانی 141/4، قیام اللیل للمروزی 217، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ (معجم الزوائد 74/2)

④ سیدنا سائب بن یزید رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

«أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُمِّيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَوَيْمَةَ الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ»

”سیدنا عمر بن خطاب رحمہ اللہ نے سیدنا ابی بن کعب اور سیدنا تميم داری رحمہ اللہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعت نماز تراویح (مع وتر) پڑھایا کریں۔“

(الموطا للامام مالک 138، شرح معانی الآثار للطحاوی 293/1، السنن الکبریٰ للبیہقی 496/2، مشکاة المصابیح 407/1، وسندہ صحیح)

سیدنا عمر بن خطاب رحمہ اللہ کا یہ حکم صحیح بخاری و صحیح مسلم والی حدیث عائشہ رحمہ اللہ کے موافق ہے، امیر المومنین، شہید محراب سیدنا عمر بن خطاب رحمہ اللہ کا حکم محمد رسول اللہ ﷺ کے عمل کے عین مطابق ہے، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمر فاروق رحمہ اللہ نے اپنے دور خلافت میں آٹھ رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا نیز اس سے بیس رکعت تراویح کے قائلین و عاملین کا رد ہوتا ہے اور ان کا بیس رکعتوں کے سنت موقوف ہونے کا مفروضہ باطل ٹھہرتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بیس رکعت نماز تراویح

اس لیے پڑھتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رحمہ اللہ نے بیس رکعت پڑھی تھیں، یہ بات سیدنا عمر رحمہ اللہ پر بہتان اور سراسر جھوٹ ہے، کسی وضعی (من گھڑت) روایت سے بھی سیدنا عمر رحمہ اللہ سے بیس رکعت تراویح پڑھنا ثابت نہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ عہد فاروقی میں آٹھ رکعت تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع تھا۔

⑤ سیدنا سائب بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«إِنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُمِّيٍّ وَتَوَيْمٍ فَكَانَا يَصَلِّيَانِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً»

”سیدنا عمر رحمہ اللہ نے لوگوں کو سیدنا ابی بن کعب رحمہ اللہ اور سیدنا تميم داری رحمہ اللہ پر جمع کر دیا، وہ دونوں گیارہ رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ 391/2-392، تاریخ المدینہ للامام عمر بن شہ 713/2، وسندہ صحیح)

⑥ سیدنا سائب بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«كُنَّا نَقُومُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِإِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ»

”ہم (صحابہ) سیدنا عمر بن خطاب رحمہ اللہ کے زمانہ میں گیارہ رکعت (نماز تراویح) پڑھتے تھے۔“ (سنن سعید بن منصور بحوالہ الحادی للفتاویٰ للسیوطی 349/1، حاشیہ آثار السنن للبیہقی 250، وسندہ صحیح)

علامہ سبکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[إِسْنَادُهُ فِي غَايَةِ الصَّحَّةِ]

”اس کی سند انتہا درجے کی صحیح ہے۔“ (شرح

المہاج بحوالہ الحادی للفتاویٰ 350/1)

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ آٹھ رکعت نماز تراویح رسول کریم ﷺ کی سنت ہے اور سیدنا عمر بن خطاب رحمہ اللہ نے سیدنا ابی بن کعب رحمہ اللہ و سیدنا تميم داری رحمہ اللہ کو وتر سمیت گیارہ رکعت نماز تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل و تکمیل میں گیارہ رکعت نماز تراویح پڑھائی اور صحابہ کرام نے پڑھی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں بھی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



یادِ رنگین

بقیہ

مزان، انتہائی سادہ طبیعت کے مالک، انسانی ان کی طبیعت کا خاص حسنہ تھی۔ خدا خونی بہت زیادہ تھی۔ ہم نے ہوش سنبھالا تو لوگوں کے گھروں میں دیواروں پر تصاویر اور نمود و نمائش کی چیزیں آویزاں ہوتی تھیں اور ہمارے گھر کے دروازوں اور دیواروں پر یہ الفاظ لکھے ہوتے تھے کہ ”خدا خونی بھی ایک عبادت ہے“۔ یہ الفاظ ہمیں اپنے والد سے تربیت کے ساتھ ساتھ وراثت میں بھی ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر ثابت قدم رکھے۔ وہ اک شجر سایہ دار تھے۔ ہم ان کی وفات کے بعد ایک ایسے گلستان سے محروم ہو گئے ہیں کہ جس کا مالی اسے اکیلا چھوڑ گیا ہو، اداس، ویران و بیابان۔

اے اللہ! میرے والد کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرما اور آخرت میں ان کی اعلیٰ مہمان نوازی فرما۔ جیسا کہ تیرا اپنے نیکو کار بندوں کے لیے وعدہ ہے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔



اہم اعلان

◎ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے معاون ناظم تبلیغ حافظ محمد عثمان شاہ سے پروگرامز کے سلسلہ میں درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں:

0300-7617990-0346-7617990

مسجد فاطمہؑ کی کہانی

تحریر

جناب مولانا عبدالحکیم مجاہد

لگا: یہ تھا فاطمہ کا ہدف جو اس نے حاصل کر لیا ہے۔ اس کا سعودی عرب میں آنے کا مقصد ایک مسجد کی تعمیر تھا جو اس نے پورا کر لیا ہے۔ اس نے ساری زندگی محنت کی۔ وہ بیڑھیاں پھلانگ پھلانگ کر پہلی سے دوسری اور دوسری سے پہلی منزل تک آتی اور جاتی رہی۔ مشقت برداشت کرتی رہی۔ اس دوران وہ جو کچھ کماتی، مسجد کی تعمیر پر خرچ کر دیتی۔ اس کی ایک ہی خواہش اور تمنا تھی کہ جیسے کیسے ہو وہ اپنی زندگی میں اللہ کا گھر تعمیر کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ یہ مسجد اس کے لیے صدقہ جاریہ بن جائے اور دنیا و آخرت میں اس کے لیے برکت کا ذریعہ بن جائے۔ بس قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنا دے۔

قارئین کرام! جب میں نے فاطمہ کا قصہ سنا تو مجھے آنکھوں کے سامنے پوری دنیا گھومتی نظر آئی۔ میں نے اپنے آپ کو اس باہمت خاتون کے مقابلے میں بہت ہی چھوٹا محسوس کیا۔ فاطمہ کی باوقار شکل میرے سامنے آگئی۔ فاطمہ جو ایک خادمہ تھی، محض ایک گھر کی خادمہ جس نے اپنے سامنے زندگی کا ایک واضح ہدف اور مقصد متعین کیا تھا۔ بڑا ہی مبارک اور خوبصورت ہدف، ایسا ہدف کہ اس پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔ آخرت بنانے کا ہدف..... اس کی یہ خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو بہت سا مال عطا کر دے تو پھر وہ مسجد کی تعمیر شروع کرے گی۔ نہیں! ایسا تو نہیں! اس نے تو محنت کی پوری زندگی اس نے گھر میں صفائیاں کیں، کھانے پکائے، برتن دھوئے، بچوں کو اٹھایا۔ چائے بنا کر مہمانوں کو پیش کی۔ اس کی تنخواہ نہایت معمولی سی تھی، مگر اس نے جو کمایا مسجد پر لگا دیا۔ پھر وہ دن بھی آیا جب اس نیک خاتون نے اپنا مقصد پایا۔ ایسا صدقہ جاریہ جس کا اجر و ثواب کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ جب تک لوگ اس مسجد میں نماز پڑھتے رہیں گے، اسے ثواب ملتا رہے گا۔

میں نے آنکھیں میچ لیں۔ میں سوچ رہا تھا یہ ایک ناتواں کمزور اور ان پڑھ سی خادمہ تھی۔ نہایت غریب اور فقیر گھرانے سے تعلق رکھنے والی یہ بی بی تو ہزاروں میل دور رہتی ہے۔ یہ تو عجیب ہے، مگر اللہ کی نگاہ میں اس کا مقام کتنا بلند ہے!! اسلام دنیا میں جہاں جہاں بھی پہنچا اس نے لوگوں کے درمیان طبقاتی فرق کو کم سے کم کرنے کی

کیا حال ہے؟ کیا ابھی اپنے گھر واپس نہیں گئی؟ کیا اب بھی اس کے آرام کا وقت نہیں آیا؟

میرے دوست نے میری طرف گہری نظروں سے دیکھا اور کہنے لگا: مجاہد صاحب! فاطمہ اپنے وطن واپس چلی گئی ہے۔ جس مقصد کے لیے سعودی عرب آئی تھی وہ پورا ہو چکا ہے۔ اب وہ اپنے گھر میں بڑے آرام و سکون سے رہ رہی ہے۔ میں نے کہا: واقعی عمر کے اس حصہ میں اس کا حق بنتا ہے کہ وہ اب آرام کرے۔ اس نے ساری زندگی محنت اور مزدوری کی ہے۔ میں نے دیکھا کہ میرے دوست کے چہرے پر عجیب سی چمک آگئی ہے، پھر اس نے بڑے ہی معنی خیز انداز میں مسکراتا شروع کر دیا۔

میں نے پوچھا: میرے دوست! آج تم اس طرح مسکرا کیوں رہے ہو؟

وہ کہنے لگا: فاطمہ نے اپنا ہدف اور منزل حاصل کر لی ہے۔ اپنے مقصد کو پالینے کے بعد وہ نہایت مطمئن ہے۔ اب وہ اپنے گھر میں خوشگوار زندگی بسر کر رہی ہے اور بہت ہی مزے میں ہے۔ کام کرنا اس نے چھوڑ دیا ہے۔ میرا دوست بولتا چلا گیا۔

میں نے اپنے دوست سے پوچھا: یہ تو بتائیے کہ اس کا ہدف کیا تھا؟

کیا اپنے بچوں کی تعلیم؟ کیا انہوں نے یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کر لی ہے؟ کیا اس نے اپنا گھر بنانا تھا جو بن گیا ہے؟ میرا دوست کوئی جواب دینے کے بجائے خاموشی کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھا اس نے ایک دراز کھولی۔ اس میں سے ایک خوبصورت تصویر نکالی اور اسے میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا: دیکھو! یہ تھا فاطمہ کا ہدف! میں نے تصویر پر نگاہ ڈالی: ارے! یہ تو ایک خوبصورت مسجد کی تصویر ہے۔ مسجد کے ایک کونے پر نصب سنگ مرمر کی تختی پر لکھا ہوا تھا: ”مسجد فاطمہ“

میں نے اپنے دوست سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہنے

انڈونیشیا کے چھوٹے سے جزیرے کی رہنے والی فاطمہ ان ہزاروں خادماؤں میں سے ایک ہے جو سعودی عرب میں کام کر رہی ہیں۔ اس کا خاندان بھی ذرا نیور کے ویزے پر اس کے ساتھ ہی آیا ہے، دونوں ایک ہی گھر میں کام کرتے ہیں۔ میرا اس گھر میں آنا جانا تھا۔ اس گھر کے سربراہ سے میری پرانی شناسائی ہے بلکہ ہم گہرے دوست بھی ہیں۔ جب بھی میں اپنے اس دوست کے گھر جاتا، فاطمہ ہمارے لیے قہوہ اور کھجوریں لے کر آتی۔ وہ بڑی مزیدار چائے بناتی تھی۔ میں جب بھی آتا تو پتہ چلتا کہ وہ ہمہ وقت مصروف رہتی ہے۔ اسے اس گھر میں کام کرتے ہوئے کتنے ہی سال گزر چکے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ میں نے دیکھا کہ فاطمہ کی عمر خاصی زیادہ ہو چکی تھی۔ کم بیش 55 سال کی تو ہوگی۔ میں نے دیکھا کہ اب وہ کام میں پہلے جیسی تیزی نہیں دکھاتی۔ واقعی وہ بوڑھی ہو گئی ہے۔ اب تو اسے آرام کرنا چاہیے۔

ایک دن میں اپنے دوست کے ہاں گیا تو باتوں باتوں میں مجھے معلوم ہوا کہ فاطمہ کو شوگر کا مرض لاحق ہے۔ مجھ سے رہا نہ گیا! میں دل کی بات زبان پر لے لی۔ آیا۔ میں نے صاحب خانہ سے کہہ دیا: میرے دوست! اس مسکین عورت پر رحم کرو۔ اب یہ بڑھاپے کی عمر میں داخل ہو چکی ہے۔ اس میں کام کرنے کی سکت نہیں۔ بہت مناسب ہوگا کہ تم اسے اس کے وطن بھجوا دو۔ عمر کے اس حصے میں اسے آرام کی شدید ضرورت ہے۔

میرے دوست نے جواب دیا: لگتا ہے اس کے بچے یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ شاید انہیں تعلیمی اخراجات بھجوانے کے لیے یہ اس قدر شدید محنت کر رہی ہے۔ ہمیں اس کی شدید ضرورت بھی ہے۔ متبادل ملازمہ ملنا اتنا بھی آسان نہیں کہ اسے فوری طور پر واپس بھجوا دیا جائے۔

وقت گزرتا چلا گیا، ایک مرتبہ پھر میں اپنے دوست کے گھر میں تھا۔ فاطمہ کا ذکر آیا تو میں نے پوچھا: فاطمہ کا

اللہ! مجھ سمیت ہمارے تمام قارئین کرام کو فاطمہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

معزز قارئین کرام! یہ واقعہ جو میں نے آپ کو سنایا ہے مجھے میرے شامی دوست اسامہ طباع نے جو آج کل بیروت میں پناہ گزین ہے بھجویا تھا۔ میں نے اسے اپنے الفاظ میں ڈھالا اور کچھ اضافے کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ مقصد یہی تھا کہ ہماری قوم کے بڑے بڑے تجار اور اشرافیہ سے تعلق رکھنے والے اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں۔ اپنی والدہ اپنے والد یا اپنے نام پر مسجد بنائیں۔ ہماری بزرگ خواتین آگے بڑھیں اور مردوں پر سبقت لیں۔ اپنے نام کی مسجد بنوائیں۔ بے شک اس پر لکھوائیں..... فلاں شخص یا خاتون کی مسجد.....

اگر ہم اکیلے مسجد نہیں بنا سکتے تو ہم اپنے خاندان اور رشتہ داروں کے ساتھ مل کر اپنے خاندان کے نام کی مسجد بنا سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ! اس میں ریا کاری والی کوئی بات نہیں ہوگی۔ اسلامی تاریخ میں ایسی بہت ساری مساجد کے نام ملتے ہیں جو صحابہ کرامؓ صحابیاتؓ یا نیک لوگوں کے ناموں سے موسوم ہیں۔ مسجد عائشہؓ مکہ مکرمہ میں بڑی مشہور و معروف مسجد ہے۔

بیتہ

کرتا بہ نسبت عام تفسیر کے۔

④ **فائدہ:** قرآن کے مہمات سے لاعلم ہونے سے بچ جانا اور جو اقوال و آثار اس بارے میں منقول ہیں انہیں معلوم کرنا نیز مہمات کے اسباب اور اس کی صورتیں بیان کرنا اور کس طریقے سے تلاش جائز اور کس طریقے سے ناجائز ہے۔

⑤ **غرض و غایت:** فوز و فلاح دارین دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی تعمیل کرنا کہ آپ ﷺ نے طلب علم کی ترغیب فرمائی ہے اور آخرت میں دونوں کی اطاعت کر کے حصول جنت کی کوشش کرنا۔

اس تمام بحث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تمام اصول و ضوابط قواعد و قوانین قرآن کے علم الہمات پر پوری طرح منطبق ہوتے ہیں۔ لہذا ہمیں یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ علم باقی علوم تفسیر سے اشرف و اکرم ہے۔

ہے جس نے غربت اور افلاس کے باوجود اس دنیا کی مختصر زندگی میں سب سے عمدہ تجارت کی ہے؟! اور وہ کون ہے جس نے خسارے کا سودا کیا ہے؟! اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ اچانک مجھے اپنے کانوں میں قرآن کریم کی اس آیت کی گونج سنائی دینے لگی:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾
”جو شخص جہنم کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہی کامیاب و کامران ہے۔“

فاطمہ میری بہن! تجھے سلام ہو تو نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک نئی سوچ اور نوکھی فکر دی ہے..... تو کتنی عظیم ہے۔ تو نے اپنا ہدف کتنی محنت سے حاصل کیا ہے!! کتنے سال تو لوگوں کے گھروں میں محنت و مزدوری کرتی رہی۔ صرف اور صرف مسجد کی محبت تجھے ہزاروں میل دور سعودی عرب میں کھینچ لائی۔ اگر کوئی اور ہوتا تو پہلے اپنے گھر بار کی سوچتا، اپنے بچوں کی تعلیم کی منصوبہ بندی کرتا، مگر تم نے جو منصوبہ بندی اللہ کے گھر کو بنانے کی کی ہے اور وہ کامیاب منصوبہ بندی تھی۔

ان شاء اللہ! وہ وقت ضرور آئے گا جب اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے تجھے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے: فاطمہ! تجھے مسجدوں سے پیار تھا اسی لیے تو نے اس کی تعمیر کے لیے اس قدر قربانی دی ہے۔ ہاں! جنت میں تمہارا گھر تو اسی وقت تیار ہو گیا تھا جب تم نے اپنے رب کا گھر تعمیر کیا تھا۔

فاطمہ! مجھے یقین ہے کہ تم نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد یقیناً سن رکھا ہوگا: لَمَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ [”جس نے دنیا میں اللہ کا گھر بنایا، اللہ رب العزت جنت میں اس کا گھر بنائیں گے۔“]

یہ بات بھی تمہارے دل و دماغ میں ہوگی کہ اللہ کا گھر ضروری نہیں بہت بڑا ہو اس پر بے پناہ سرمایہ خرچ کیا گیا ہو بلکہ اللہ کے نبی ﷺ نے تو یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے پرندے کے گھونسلے کے برابر بھی مسجد کی تعمیر کی، اسے بھی اللہ رب العزت جنت میں محل عطا فرمائے گا۔

میں فاطمہ کے بارے میں یہ سوچ رہا ہوں اور ساتھ ساتھ اپنے رب سے یہ دعا بھی کر رہا ہوں: اے

کوشش کی ہے۔ اللہ کے ہاں بیٹے مال و دولت اور جاہ و منصب کچھ وقعت نہیں رکھتے بلکہ یہاں تو عزت و تکریم کے کچھ اور ہی معیار ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

”تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں ہیں جن سے تم ہمارے مقرب بن سکو مگر وہ شخص جو ایمان لایا اور نیک اعمال کیے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کے اعمال کا دو گنا بدلہ ہے اور وہ بالا خانوں میں امن و چین سے رہیں گے۔“ (سبا: 37)

میں نے اپنا جائزہ لینا شروع کیا کہ میں کہاں کھڑا ہوں؟ میں بھی تو قرآن کریم کی ہر روز تلاوت کرتا ہوں۔ اس کا ترجمہ بھی پڑھتا اور پڑھاتا ہوں۔ کبھی کبھار تفسیر کا بھی مطالعہ کرتا ہوں۔

مجھ پر اللہ تعالیٰ کے کتنے زیادہ انعامات و احسانات ہیں!! بلاشبہ بے حد و حساب ہیں۔ اگر میں انہیں گننا اور شمار کرنا چاہوں تو گن نہیں سکتا۔ آج کے معاشرے میں میرے ساتھیوں دوستوں اور رشتہ داروں کے اہداف کیا ہیں؟

اکثر حالات میں ہمارے اہداف یہی ہوتے ہیں:

① ایک ایسے گھر کی تعمیر جو بہت بڑا ہو بڑا خوبصورت اور رقبہ کے اعتبار سے میرے دوست کے گھر سے بھی بڑا ہو۔

② اپنے کزن کی گاڑی سے زیادہ قیمتی اور نئے ماڈل کی گاڑی ہو۔

③ میری تجارت زیادہ سے زیادہ وسیع و عریض ہو جائے۔ اس کی برانچیں مختلف ممالک میں کھل جائیں۔

④ اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانا، ان کا سب سے مہنگے اور قیمتی سکولوں میں داخلہ کروانا، انہیں ڈاکٹرز اور انجینئرز بنانا۔ لوگ میری طرف اشارہ کر کے کہیں: دیکھیے یہ فلاں ڈاکٹر یا فلاں انجینئر کا باپ ہے۔

اس سوچ اور انداز فکر پر میں اپنے آپ سے کیا کہوں؟ کیا اپنے آپ کو مبارک باد دوں یا انڈینیشی خادمہ فاطمہ کو مبارک باد کہوں!!

خادمہ فاطمہ نے تو مجھے بڑا ہی خوبصورت پیغام دیا ہے۔ مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ ہم میں سے اللہ کے نزدیک کون بہتر اور افضل ہے۔ میں یا خادمہ فاطمہ۔ کون

محرر
جناب مولانا ابو حمزہ علیہ السلام

مہمات القرآن

وضاحت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتا دی انہوں نے اسے صرف محفوظ ہی نہیں رکھا بلکہ ایک دوسرے سے حاصل کرنے کی سعی مشکور بھی کی جس کی خاطر انہوں نے سفر کی صعوبات بھی برداشت کیں۔ بعدہ اس علم کو اپنے شاگردوں تک پہنچایا بھی۔ ان نفوس قدسیہ نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش پا کی پیروی کی۔

یہ فطرتی بات ہے کہ پیاسا انسان نادر علوم کے حصول کا شائق اور اس کی طرف مائل رہتا ہے۔ قدرتی بات ہے کہ انسان نامعلوم کو معلوم کرنے کا شوقین ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی طبیعت میں ہی تجسس کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ اہل ادب اس نامعلوم شاعر کا نام معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ معلوم ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں گویا کہ ایک گوبر نایاب ہاتھ آ گیا ہے۔ جب اہل ادب کی یہ حالت ہے تو کیا قرآن کریم کے مبہم کا علم ہونے کی خوشی نہیں ہوگی؟ کیونکہ یہ علم بھی قرآن کی تفسیر کا علم ہے اور خدمت قرآن کا حصہ بھی۔

کچھ عجب نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس علم کی بنیاد رکھی اور اس کے حصول کی پوری کوشش کی تاکہ علم تفسیر کا یہ شعبہ بھی محفوظ ہو جائے۔ نیز انہوں نے اس علم کو آگے بھی پھیلایا اس کو مدون بھی کیا یہاں تک کہ یہ علم تابعین سے ہوتا ہوا آج ہم تک آپہنچا جس سے ہم آج مستفید ہو رہے ہیں۔

مہمات قرآن وحدیث کا علم بھی اس کی تفسیر کا ایک لازمی حصہ ہے کہ اس کے حصول کے بغیر قرآن وحدیث کو سمجھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ سلف صالحین رحمہم اللہ بھی اس علم کے حصول میں کوشاں رہے اور اس کو مزید متبحر کیا۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ بات صحیح بخاری میں موجود ہے کہ مجھے اس آیت ﴿وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا﴾ (الآیۃ) کا نام چودہ سال کے انتظار کے بعد حاصل ہوا۔

جہات علوم قرآنی تو متعدد ہیں مثلاً غریب القرآن، اعراب القرآن وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جس علم کا ذکر یہ بندہ عاجز کر رہا ہے اس کی طرف متاخرین نے بہت کم اور متقدمین نے بہت توجہ دی اور اسے ذوق وشوق سے حاصل بھی کیا اور اسے بہت پھیلایا بھی ہے۔ وہ قرآن میں مبہمات کا علم ہے۔ اگرچہ عربی زبان میں تو اس کا وافر حصہ موجود ہے لیکن اردو میں اس فن کی کوئی علیحدہ کتاب نظر سے نہیں گزری حتیٰ کہ اس موضوع پر کوئی مختصر حاشیہ قرآنی بھی نظر نہیں آیا۔ لہذا اس بات کے پیش نظر راقم نے ایک مختصر حاشیہ قرآن مکمل کیا ہے کہ خلا کچھ تو پر ہو۔ راقم کہاں تک کامیاب ہوا ہے تو یہ بات اس حاشیہ کے طبع ہونے پر اور علماء کرام کے مطالعے کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا۔ نیز اس کی مفصل تفسیر پر بھی کام جاری ہے تاکہ ”حسن البیان فی تفسیر مبہمات القرآن“ تجویز کیا ہے۔ یہ مضمون بطور مقدمہ تحریر کیا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کی تکمیل کے لیے دعا گو ہوں۔

مبہم

لغوی معنی: ایسی بات یا ایسا جملہ جس کا مطلب ومعنی بذات خود معلوم نہ ہو بلکہ اس کے لیے جستجو کرنا پڑے۔

اصطلاحی معنی: قرآن کریم میں ایسی آیت یا الفاظ جن کا مطلب بظاہر معلوم نہ ہو اور اس کی وضاحت کرنا مقصود ہو مثلاً:

﴿الَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ (الآیۃ)

اور اخص علم القرآن بالقرآن والحديث کیونکہ یہ علم صرف کتاب وسنت اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین وغیرہ ثقاة اہل علم سے حاصل کیا جاتا ہے بشرطیکہ صحیح سند سے ثابت ہو جس میں رائے و قیاس کا کوئی دخل نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے تو اس کی

یہ واضح دلیل ہے کہ سلف صالحین رحمہم اللہ نے اس کی تفسیر وتفصیل کی فضیلت معلوم ہونے کے بعد اس کے حصول میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ میں ظہار کرنے والی دو عورتوں کے نام معلوم کرنے میں پورا ایک سال لگا رہا تب جا کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے یہ گوہر مقصود حاصل ہوا۔

مندرجہ بالا وضاحت اس بات کی دلیل ہے کہ علماء کرام نے اس علم کو پورے خلوص اور محنت سے حاصل کیا اور اس فن میں متعدد کتابیں بھی لکھیں۔ کیونکہ یہ بھی علم تفسیر کا ایک حصہ ہے چند ایک کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں: امام فراء مجاہد، مقاتل، ابن جریر طبری، بغوی، ابن کثیر، ابن الجوزی اور جلال الدین سیوطی وغیرہ رحمہم اللہ علاوہ ازیں یہ علم کتب احادیث میں بھی بھرا پڑا ہے۔

قرآن کریم میں مبہمات کی ضرورت:

یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے وہ جس طرح چاہے اسے بیان کر سکتا ہے کہیں مفصل تو کہیں مختصر تو کہیں مبہم تو کہیں مفسر لہذا علماء نے اس پر بھی خاصی خامہ فرسائی کی ہے۔ چنانچہ امام زکریا رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”قرآن میں مبہمات کے دس اسباب ہیں:

① دوسری جگہ وضاحت کی وجہ سے یہاں مبہم ذکر کیا ہے۔ مثلاً:

﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحہ) یہاں ابہام ہے جبکہ دوسری جگہ وضاحت ہے۔ قول اللہ عز وجل: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ (النساء: ۶۹)

ب ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ (الفاتحہ) کی وضاحت آیت ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا﴾ (الانفطار: ۱۷) میں کر دی ہے۔

② مبہم اس لیے کہ وہ بات یا نام مشہور ومعروف تھا۔ مثلاً: ﴿اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (البقرة: ۳۵) ماسوا سیدہ حواء رضی اللہ عنہا اور سیدنا آدم علیہ السلام کے دوسرا کوئی تھا ہی نہیں۔

ب ﴿الَّذِي تَرَىٰ إِلَى اللَّهِ دَرَجَاتٍ﴾ (البقرة: ۲۵۵)

(البقرہ: ۲۵۸) کی مخالفت کرنے والا صرف نمرود ہی تھا۔

③ اس پر پردہ ڈالنے کے لیے ابہام سے کام لیا۔ مثلاً: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (البقرہ: ۲۰۴) مراد اخس بن شریق ہے اسے اس لیے مبہم ذکر کیا کہ وہ بعد میں مسلمان ہو گیا تھا اور مخلص مسلم بنا۔

ب ﴿أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ﴾ (البقرہ: ۱۰۸) سے مراد رافع بن حریمہ اور وہب بن زید تھے۔

④ اس کی تعیین کا کوئی فائدہ نہیں۔ مثلاً: ﴿وَأَسْأَلُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ﴾ (الاعراف: ۱۶۳) مراد ایلہ یا اٹاکیہ ہے۔
ب ﴿فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْيَةً آمَنُوا﴾ (یونس: ۹۸) مراد نیوا ہے۔

⑤ وہ عام ہو اور سب کو معلوم ہو۔ مثلاً: ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا﴾ (النساء: ۱۰۰) مراد ضمیر بن ابی العیس ہے۔
ب ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ﴾ (المائدہ: ۴) یہ عدی بن حاتم کے بارے میں نازل ہوئی لیکن یہ عام ہے خاص نہیں۔

⑥ تعظیم کی وجہ سے مبہم ذکر کرنا۔ مثلاً: ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ (الزمر: ۳۳) صدق سے مراد حضرت محمد ﷺ اور صدق بہ سے مراد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کہ دونوں درجہ بدرجہ معظم و محترم ہیں۔

ب ﴿إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ﴾ (التوبہ: ۴۰) مراد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

⑦ تحقیر و تنقیص کے سبب مبہم ذکر کرنا۔ مثلاً: ﴿وَإِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ﴾ (الحجرات: ۶) مراد ولید اور عقبہ بن ابی معیط

ب ﴿إِنْ شَأْنُكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ (الکوثر: ۳) سے عاص بن وائل مراد ہیں۔

اسباب ابہام صرف سات پر ہی منحصر نہیں بلکہ مزید بھی مستنبط ہو سکتے ہیں۔

ابہام کی صورتیں:

① جن میں بحث کرنا ہی جائز نہیں بلکہ سابقہ اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے سلف صالحین کے اقوال پر ہی اکتفا کر کے اس ابہام کو دور کرنا ہے۔

② جن میں توقف واجب ہے اور غور و خوض صحیح نہیں اور نہ ان کا معلوم کرنا روا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے مخصوص کیا اور بیان بھی کر دیا ہے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ (لقمان: ۳۴) مراد علم الایمان ہے نہ کہ علم الاجناس، علم اللہ میں مبہم کی تلاش ناجائز ہے۔ مثلاً ﴿وَأَخْرَجَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ (۶۰)

امام زرکشی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس شخص کی جرأت علی اللہ پر حیرت ہوتی ہے کہ جس نے اس آیت سے مراد قریظہ یا جنوں میں سے مراد لیا ہے۔

بندہ عاجز کہتا ہے کہ اس آیت میں یہ کہیں نہیں کہ اس سے جنس نہیں بلکہ اس سے مراد تعیین ہے جو کہ قریظہ کی تعیین کی نفی نہیں جس کی نظیر منافقین کے بارے میں یہ ہے کہ قولہ تعالیٰ: ﴿وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ﴾ (التوبہ: ۱۰۱) یہاں صرف علم الایمان کی نفی ہے اور یہ قول کہ وہ قریظہ ہی تھے جو مرفوع سے ثابت ہے لہذا اسے جرأت علی اللہ نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں یہ بات الگ ہے کہ امام زرکشی کو ان دونوں روایات کا علم نہیں ہو سکا۔

یہیں سے معلوم ہوا کہ تفسیر مبہمات میں رائے کو دخل نہیں بلکہ یہ ایسا فن ہے جسے قابل اعتماد مصادر مثلاً کتب تفسیر و حدیث اور کتب اسباب النزول وغیرہ۔ ہاں اس موضوع کے جمع و تدوین میں جائز ذرائع اجتہاد کی کوشش کی جاسکتی ہے ماسوائے علم اللہ تعالیٰ کے۔ اسی طرح مزید اسباب ابہام کو سابقہ مذکورہ اساس پر اجتہاد سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔

علم مبہمات کی تکمیل:

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ علم مکمل ہو چکا ہے جیسا کہ امام زرکشی و سیوطی رحمہما اللہ نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے ہاں ترتیب و شمار میں علماء کی اصطلاحات کے اختلاف کی وجہ سے اختلاف واقع ہوا ہے تو کیا یہ علم اور اس کی

تفسیر بذاتہ علم ہے؟ اس کی شرط علم و استقلال اس کی تکمیل کرتی ہیں؟ حقیقتاً اس کا جواب اگلے دس اصول کو سامنے رکھ کر دیا جاسکتا ہے۔

① تعریف ② موضوع ③ واضع ④ مراجع ⑤ نام ⑥ حکم ⑦ مسائل ⑧ نسبت ⑨ فائدہ ⑩ غرض و غایت۔

تو کیا مذکورہ دس اصول قرآنی علم المبہمات میں موجود ہیں اور ان کی تطبیق کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے؟ یہ علم قائم بذاتہ ہے اور ان کا تعلق علم المبہمات سے ہے؟

① **تعریف:** ایسا تفسیری دراسہ جو آیات قرآنی کو متبادل ہو کہ جس میں تعداد وقت نام و نسب وغیرہ مذکور ہوں جسے قابل اعتماد مراجع سے حاصل کیا گیا ہو۔

② **موضوع:** آیات قرآنی جن میں یہ معلوم ہو کہ مبہمات کی تعداد کیا ہے اور غیر مذکور مدت کتنی ہے الفاظ (مثلاً الناس مؤمنون) کے معانی اور جو جب کسی مخصوص قوم کے لیے وارد ہوئے ہوں ان آیات میں نام صفات لقب کنیت اور مشہور انبیاء علیہم السلام کے انساب نیز بادشاہوں وغیرہ کی تفصیل بیان کی جائے۔

③ **واضع:** اس علم کے وضع کرنے والے اس امت کے انتہائی قابل اعتماد زمانہ نبوی کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ اور قابل اعتماد نقل و بیان کرنے والے اصحاب ہیں۔

④ **مراجع و مصادر:** کتاب اللہ حدیث رسول کریم ﷺ اور ثقہ اصحاب کے اقوال۔

⑤ **نام:** قرآن مجید کے مبہمات کا علم اور اس کی تفسیر۔

⑥ **حکم:** وجوب کفائی کہ تمام لوگوں پر اس کا حصول لازم نہیں۔

⑦ **مسائل:** قرآن میں مبہمات کی تلاش۔ مثلاً تعداد وقت نام و نسب وغیرہ۔ جتنی بھی ابہام کی صورتیں اور ان کے اسباب اور ان صورتوں میں غور و فکر کرنا۔

⑧ **نسبت:** یہ علوم شرعیہ میں سے افضل علم ہے کیونکہ اس میں کتاب اللہ میں قابل اعتماد ذرائع سے بحث و تحقیص مآثور طریقہ سے کی جاتی ہے یہی نہیں بلکہ ثقہ امت کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے تلاش

وصف، بابائے عربی بھی میرے دیرینہ کرم فرماؤں میں سے ہیں، انہوں نے بھی مجھے اسلام آباد قیام کے دوران بے پناہ محبتوں اور کرم نوازیوں سے آرام بہم پہنچایا۔ ہمارے بابائے عربی کی طبیعت آج کل ناساز ہے، (اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت اور ایمان و سلامتی کے ساتھ دراز اور بابرکت عمر عطا فرمائے) عربی زبان و ادب کی تعلیم اور اشاعت کے لیے جو وہ مساعی جلیلہ سرانجام دے رہے ہیں، ان کا کوئی سہیم و شریک نہیں، اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔ (آمین!)

بھٹی صاحب کی تشریف آوری اور یاد فرمائی کا سن کر بے پناہ دلی مسرت حاصل ہوئی، میں پیغام لانے والے کے ہمراہ کشاں کشاں چل دیا۔ بھٹی صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بے پناہ محبت، شفقت اور اپنائیت کا مظاہرہ فرمایا۔ میں اپنے دونوں بزرگوں کی گفتگو سے مستفید ہوتا رہا اور مدائمت فی الدین کی کم کم ہی جہاڑت کی۔ مجلس کافی دیر تک جاری رہی، بہت سے مسائل

پر تبادلہ خیالات ہوا، بھٹی صاحب کی گفتگو میں بڑی روانی، بڑی آمد اور بہت گھلاوٹ تھی اور ہر موقع و محل کی مناسبت سے لطائف و ظرائف بھی جو سننے والے کو اکتاہٹ نہیں ہونے دیتے تھے لیکن یہ

نہیں کہ وہ خود ہی نان شاپ بولتے جائیں اور دوسرے کو موقع ہی نہ دیں، دوسروں کو بھی موقع دیتے اور ان کی گفتگو بھی پوری توجہ سے سنتے۔ اس مجلس میں یہ فقیر کچھ عرض کر رہا تھا کہ ایک صاحب نے درمیان ہی میں بات کاٹنے کی کوشش کی، افسوس کہ ان کا نام اس وقت یاد نہیں آ رہا، بھٹی صاحب نے نہایت شائستگی اور ملائمت کے ساتھ انہیں توجہ دلائی کہ یہ بات آداب مجلس کے خلاف ہے کہ ایک آدمی بات کر رہا ہو اور ان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اپنی بات شروع کر دی جائے اور پھر اس فقیر کے بارے میں انہوں نے ایسے الفاظ استعمال فرمائے جن کا میں نہ اس وقت مستحق تھا اور نہ اب ہوں، ان کے حسن ظن کا اللہ تعالیٰ انہیں اجر جزیل عطا فرمائے۔

بہر آئینہ وہ مراسم اور تعلقات اخوت و محبت کے استوار کرنے اور اسے آئینہ وقت تک استوار رکھنے کے فن میں یکتا تھے۔ وہ اخلاص، انکسار، اتحادی، تہذیب، رافت



ایک طبعی تقاضا تھا۔

مولانا ندوی رحمہ اللہ نے نہ صرف لکھنؤ کے ندوۃ العلماء سے کسب فیض کیا بلکہ لکھنؤی تہذیب کے وہ نہایت خوش رنگ پیکر تھے۔ بھٹی صاحب بھی جمال ہم نشین سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کی تحریر میں بھی ایسی شادابی اور شگفتگی، رعنائی اور زیبائی پیدا ہو گئی کہ اسے پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دہلی یا لکھنؤ کے کسی صاحب طرز ادیب کی تحریر پڑھ رہے ہوں۔

مولانا بھٹی صاحب سے بہت لوگوں کو شناسائی اور محبت کا دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ غلط بھی نہیں، ان کا حسن

مولانا محمد اسحاق بھٹی ان اہل فضل و کمال میں سے ہیں، جن کے نام سے شناسائی تو ابتدائے شعور ہی سے تھی لیکن ان کی زیارت اور ان کے علمی و تحقیقی کام سے تعارف میں کئی سال حائل ہو گئے۔ میں ملک کی معروف اور عظیم دینی دانش گاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں طلب علم میں مشغول تھا، جامعہ کی لائبریری میں اندرون و بیرون ملک سے جو بہت سے جراند و مجلات آتے تھے، ان میں ہفت روزہ الاعتصام لاہور بھی تھا، جس کے صفحہ اول پر مولانا اسحاق بھٹی کا نام جلی حروف میں بطور مدیر کندہ ہوتا تھا، لیکن ان کی زیارت کا شرف کئی سال بعد اس وقت

مولانا بھٹی صاحب سے بہت لوگوں کو شناسائی اور محبت کا دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ غلط بھی نہیں، ان کا حسن سلوک ہی سب کے ساتھ اس قدر محبت و شفقت کا ہوتا تھا کہ انسان ان کی شخصیت کے سحر سے مسحور ہو کر اپنی خوبی قسمت پر ناز کرنے لگتا تھا۔ بزرگوں کا ذکر ہوتا تو نہایت ادب و احترام سے نام لیتے اور چھوٹوں کی اس قدر حوصلہ افزائی فرماتے کہ ان میں مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا ہوتا۔ مجھے اسلام آباد منتقل ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا۔ میرا قیام محبت مکرم جناب چودھری ضیاء اللہ ضیاء کے دولت کدے پر تھا، ضیاء صاحب اسلام آباد کے بہت ہی مخلص احباب میں سے ہیں، سراپا اخلاص، مرجان مرغ اور صاحب دل، میں ان کی ضیافتوں اور ظرفانوں سے ایک سال تک مستفید ہوتا رہا۔ بہر حال ضیاء صاحب کے مکان پر ایک شام مجھے پیغام ملا کہ حضرت مولانا محمد بشیر سیالکوٹی رحمہ اللہ کی رہائش گاہ پر مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ تشریف فرما ہیں اور وہ آپ کو یاد کر رہے ہیں۔ عربی زبان و ادب کے مشہور فاضل، بہت سی کتابوں کے مشہور مؤلف

حاصل ہوا جب وہ وقتاً فوقتاً گاہے تنہا اور گاہے گرامی منزلت حضرت الاستاد مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کی معیت میں ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد کی میٹنگوں میں تشریف لایا کرتے تھے۔

ادارہ ہی کے سلسلہ میں کئی بار ان کے دفتر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور میں بھی جانے کا اتفاق ہوا، جو شخص بھی ان سے ملتا اسے پہلی ملاقات ہی میں یہ احساس ہو جاتا کہ وہ بہت ہی دل آویز اور باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں۔ بیوست ان کے قریب نہیں چسکی۔ وہ تو بلبل کی طرح چبکتے اور اپنے لطائف و ظرائف سے مجلس کو زعفران زار بنا دیتے۔ میں نے شکم اسلام حضرت مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کے سوا ان سے بہتر اور دل چسپ مجلس گفتگو کرتے ہوئے کسی کو نہیں پایا کہ حضرت الاستاد رحمہ اللہ کی گفتگو تو بڑی عالمانہ، شگفتہ، شائستہ اور خوش گفتاری کا نہایت اعلیٰ نمونہ ہوتی تھی۔ سنجیدگی و متانت کے ساتھ شگفتگی کا ایسا حسین امتزاج کم ہی دیکھنے میں آیا ہے۔ بھٹی صاحب نے کم و بیش چالیس برس کا عرصہ ان کی صحبت و رفاقت میں گزارا تھا، اس لیے علم و تحقیق، زبان و اسلوب اور دیگر بہت سے امور میں ان سے متاثر ہونا

اور وضع داری کا پیکر تھے، ان تمام اوصاف حسنہ کے ساتھ ساتھ وہ اپنے عہد کے ایک بہت بڑے صحافی، ادیب اور مصنف تھے، وہ صاحب طرز اور مخصوص اسلوب نگارش کے حامل قلم کار تھے۔ سیرت و سوانح اور خاکہ نگاری ان کا خاص میدان تھا، شخصیات کے خاکے انہوں نے اس سادگی، پرکاری اور مہارت کے ساتھ لکھے ہیں کہ پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان شخصیات کو اپنی آنکھوں سے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور ہنستے مسکراتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ تجربات کا تنوع، مشاہدات کی گہرائی، اظہار کی قدرت، اسلوب کی ندرت، مطالعے کی وسعت، بے پناہ قوت یادداشت اور استحضار ان کے خاکوں کے نمایاں امتیازات ہیں۔ قوت یادداشت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ ایک جگہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے پہلے ناظم اعلیٰ پروفیسر عبدالقیوم ہلال کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پروفیسر صاحب تو یہ بھول گئے تھے لیکن مجھے آج سے ساٹھ برس قبل کا یہ واقعہ

اس کی تمام جزئیات کے ساتھ یاد ہے۔ (گزشتہ گزران، ص 204)

سیرت و سوانح اور خالوں پر مشتمل اپنی تحریروں میں وہ چھوٹی چھوٹی جزئیات تک بیان کرتے ہیں، انہیں پڑھ کر بسا اوقات خیال آتا تھا کہ بھٹی صاحب کا شاید مشاہدات و تجربات پر مشتمل اپنی یادداشتوں کو ڈائری وغیرہ کی صورت میں لکھنے کا معمول ہے، جس کی مدد سے وہ خاکے مرتب کرتے ہیں لیکن ان کی کتابوں سے مذکورہ بالا اقتباس کی طرح کئی اشارات مل جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ قوت حفظ سے سرفراز فرمایا ہوا تھا۔

ہم اپنے اسلاف کرام کے تصنیفی و تالیفی کارہائے نمایاں کے بارے میں پڑھتے ہوئے حیرت و استعجاب میں ڈوب جاتے تھے کہ انہوں نے اتنا کام کیسے کر لیا، مثلاً جب امام طبری رحمہ اللہ کے بارے میں پڑھا کہ انہوں نے اتنی کتابیں تصنیف کیں کہ امام کی زندگی کے دن شمار کیے گئے تو یومیہ تصنیف کا اوسط چودہ صفحات نکلا، انہوں نے تیس ہزار اوراق پر مشتمل تاریخ لکھنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ کے تصنیفی سرمایہ پر نظر پڑی تو معلوم ہوا

کہ فقہ، اصول، حدیث، مل و نخل، سیرت، تاریخ اور انساب میں انہوں نے تقریباً 400 کتابیں لکھی ہیں، جن کے صفحات کا مجموعہ 80,000 ہے اور پھر امام کا طرز تحریر اتنا تخت اور تند و تیز ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ حجاج کی تلوار اور ابن حزم کا قلم ایک ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اصول، عقائد، فقہ، تفسیر اور فتاویٰ سے متعلق تقریباً تین سو کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ کی کتابوں کے صفحات اور ان کی زندگی کے ایام گنے گئے تو 72 صفحات یومیہ اوسط ہے، وہ لکھنے کے لیے جب قلمیں بناتے تو ان کے تراشوں کو مکان کے ایک کونے میں جمع کرتے گئے، ان کے آخری غسل کا پانی ان تراشوں سے گرم کیا گیا تھا، پانی گرم ہو گیا تراشے پھر بیچ گئے تھے۔ الغرض ہمارے اسلاف میں ایسے ہزاروں باکمال گزرے ہیں، جن میں سے ایک ایک نے سینکڑوں تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں، مثلاً نمونہ از خوارے چند ایک کے اسماء گرامی کے ذکر پر اکتفا کرتے ہوئے اس

آگیا ہے۔ (ہرے چراغ جلد دوم صفحہ 278)

اب جناب بھٹی صاحب کے قلم سے حضرت غزنوی رحمہ اللہ کے پیکر جمیل کی منظر نگاری ملاحظہ فرمائیں:

اس وقت مولانا کا قافلہ حیات پچاس کی منزل سے چند قدم آگے نکل چکا تھا، انہیں دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جوانی قیامت ڈھاتی ہوگی، سرخ گورا رنگ، تیکھے نقوش، معتدل جسم، متناسب اعضاء، کشادہ پیشانی، چمکتی آنکھیں، رعب دار مگر سنجیدگی کے حسین ترین زیروہم میں تیرتی ہوئی آواز قدرت کے دست حسن آفرین نے نہایت پیار سے ان کا ہیولا تیار کیا تھا، وہ بولتے تھے، تو زبان سے پھول جھڑتے تھے اور خاموش ہوتے تھے تو پیرے پر پڑو قار متانت کی روشنی نمودار ہو جاتی تھی۔

(گزشتہ گزران، ص 202)

اس تقابل سے مقصود صرف یہ ہے کہ بھٹی صاحب ایک ممتاز صحافی، بہترین اسلوب نگارش کے حامل ادیب اور بلند پایہ مصنف تھے، ان کی تحریر میں چٹنگی، رعنائی و زیبائی، زبان و ادب کی چاشنی، استدلال و عقلیت کا رکھ رکھاؤ اور جملوں کی برجستگی بدرجہ اتم

بھٹی صاحب نے بس اسلاف کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے اپنے قلم سے تصنیفات کا انبار لگادیا، جن کے صفحات کی تعداد پچاس ہزار سے متجاوز ہے اور پھر آپ کا اسلوب نگارش اس قدر دلکش اور جاذب نظر ہے کہ وہ افسانے سے زیادہ افسانوی اور حقیقت سے زیادہ حقیقی ہے۔

طرف توجہ مبذول کرنا مقصود ہے کہ ہمارے بھٹی صاحب نے بس اسلاف کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے اپنے قلم سے تصنیفات کا انبار لگادیا، جن کے صفحات کی تعداد پچاس ہزار سے متجاوز ہے اور پھر آپ کا اسلوب نگارش اس قدر دلکش اور جاذب نظر ہے کہ وہ افسانے سے زیادہ افسانوی اور حقیقت سے زیادہ حقیقی ہے۔ یوں سمجھئے کہ آپ کی ہر تحریر صبح کے روشن اجالے کی تصویر ہے۔ اردو و عربی زبان کے نامور ادیب اور دونوں زبانوں میں بہت سی کتابوں کے مصنف مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے حضرت مولانا سید داود غزنوی رحمہ اللہ سے اپنی پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کا سراپا ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

سانچے میں ڈھلا ہوا جمال ظاہری، حسن مردانہ اور افغانی وجاہت کا ایک پیکر، سرو قامت دوہرا بدن، سرخ سفید رنگ چہرے پر حسب نسب کا نور، معلوم ہوتا تھا کہ کوئی فرشتہ آسمان سے اتر کر فرش زمین پر

موجود تھی۔ ان کا زور بیان، ان کی برجستگی، ان کی شگفتگی و شادابی اور ان کی دل آویزی قاری کو اس طرح اپنی گرفت میں لے لیتی ہے کہ وہ آخری سطریں پڑھنے کے بعد ہی اس گرفت سے آزاد ہو سکتا ہے۔ بھٹی صاحب خلوص کا ایک دریائے بیکراں تھے، ان سے جب ملاقات ہوتی ان کی شخصیت کی دل آویزی مزید نگہ کر سامنے آ جاتی۔ مجھے کئی دفعہ برادر عزیز جناب محمد سرور طارق کے ہمراہ بھٹی ان کے گھر جانے کا شرف حاصل ہوا، غالباً 2007ء میں طارق اکیڈمی فیصل آباد کی طرف سے ایک لائبریری قائم کی گئی، جس کا نام اسماعیل لائبریری ہے، یہ لائبریری جناب محمد سرور طارق نے اپنے دادا جان میاں محمد اسماعیل رحمہ اللہ کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر قائم کی ہے، میاں محمد اسماعیل رحمہ اللہ بہت ہی پاکباز اور فرشتہ سیرت انسان تھے، اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اس لائبریری کے افتتاح کے لیے

پیغمبر انقلاب کانفرنس

○ گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع جھنگ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد اہل حدیث قائم بھروانہ ضلع جھنگ میں پیغمبر انقلاب کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عابد مجید مدنی نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی حضرت مولانا حافظ نعیم الحق ناظم ضلع جھنگ تھے۔ اس کانفرنس میں امیر ضلع مولانا عبدالعلیم یزدانی، سید بسطنین شاہ نقوی، قاری عبدالحمید اور قاری سلیم اللہ مدنی تشریف لائے۔ مضافات سے احباب جماعت قافلوں کی شکل میں پہنچے۔ حافظ عبدالرحمن یزدانی، عمران سیال، طاہر چیمہ و دیگر رہنماؤں نے مہمانوں کا پر تپاک استقبال کیا۔ بلاشبہ علاقہ میں جماعتی کام بہتر ہے کیونکہ مولانا عابد مجید مدنی حفظہ اللہ کی کوششوں سے علاقہ میں عظیم مسجد جماعتی سرگرمیوں کا مرکز بن گئی ہے۔ اب جونہی کوئی تبلیغی پروگرام ہو تو قرب و جوار سے الحمد للہ یوتھ فورس کے جوان و فوجی شکل میں یہاں حاضر ہو کر کانفرنس کی کامیابی کی زینت بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم مدنی صاحب کی محنتوں کو قبول فرمائے اور اس کے اثرات تا دیر زندہ و تابندہ رکھے۔ آمین!

رپورٹ: حافظ ہاشم علی، امام و خطیب مسجد ہذا

انحصار فی علوم الحدیث والافتاء

○ انحصار فی علوم الحدیث والافتاء میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ 10 اگست 2016ء بمطابق 17 شوال 1437ھ تک داخلہ فارم مع کاغذات جمع کروادیں۔ 17 اگست 2016ء بمطابق 24 شوال 1437ھ کو تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو ہوگا۔ 18 اگست 2016ء کو کلاس کا باقاعدہ آغاز ہوگا۔ (نوٹ) داخلہ فارم جامعہ کی ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کیا جاسکتا ہے۔

برائے رابطہ:

ڈاکٹر طاہر محمود: 0300-5315648

ڈاکٹر حفیظ الرحمن: 0301-5039179

ویب سائٹ: www.jsi.edu.pk

ترجمہ قرآن و تفسیر کی کلاس کا اجراء

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کوٹ رادھا کشن کے زیر اہتمام خواتین کے لیے ماہ رمضان کے شروع سے اختتام تک صبح 9 تا 11 بجے تک ترجمہ القرآن و التفسیر کی کلاس کا اجراء الحمد للہ ہو چکا ہے۔ معلقہ کے فرائض محترمہ حافظہ بشری زکریا ایم اے بی ایڈ انجام دے رہی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول فرمائے۔ آمین!

منجانب: حافظہ محمد زکریا عاصم، ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

ماہ مقدس رمضان المبارک

جناب مولانا محمد سلیم چنیوٹی

اعلان ہے کہ ”اے نیکی کے طالب آگے بڑھ اور اے برے اعمال کرنے والے ان اعمال سے رک جا۔“ شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

رمضان المبارک کی ہر ساعت بابرکت ایک ایک لمحہ پر سکون اور ایک ایک قدم پر رحمتیں ہیں۔

اللہ کریم سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ ہم حصولِ رزق کے لیے سچ اختیار کریں، دعا، فریب، دھوکہ اور فضول باتوں سے اجتناب کریں۔ اکرامِ مسلم اور احترامِ انسانیت کو اختیار کریں۔ فضول گوئی اور مسجدوں کو سیاسی گفتگو سے پاک رکھیں۔ صدقہ و خیرات کے کاموں میں اپنے قدم آگے بڑھائیں۔ کسی کمزور کی دعا لینا بھی ایک اعلیٰ درجے کی عبادت ہے جبکہ مظلوم کی دعاؤں سے عرشِ عظیم بھی کانپ اٹھتا ہے۔ اس لیے ظلم و تعدی سے بچیں، غرور و تکبر، فخر و نخوت چھوٹی نہیں بلکہ ان کا شمار بڑی برائیوں میں ہوتا ہے۔ اللہ ہمیں اس سے بچائے اور دوسروں کو بچنے کے لیے ترغیب دینے کی توفیق بھی دے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے، استقامت کا ہے، سخت گرمیوں میں اس میں کیے گئے اعمال کی نیکیاں اللہ کے ہاں یقیناً درجے میں کئی گنا بڑھی ہوئی ہوں گی۔ ہمیں اپنے خالق و مالک اور رازق رب سے ہر قسم کی التجائیں، مناجات اور اپنے لیے اپنے والدین کے لیے اساتذہ و اقرباء کے لیے دعائے رحمت کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہ مبارک کی روحانی ساعتوں کو اپنی زندگی میں یادگار بنانے کی توفیق سے نوازے۔ تمام مسلم اُمہ کو اللہ کریم اپنے حفظ و امان میں رکھے اور اغیار کے شر اور شیطان کے حربوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

اہل ایمان پر اللہ رب العالمین کا بے پایاں احسان ہے کہ ان کی زندگی میں ایک مرتبہ پھر رمضان المبارک سایہ نگیں ہو چکا ہے۔

یہ پر رحمت مہینہ جہاں نیکیوں، بخششوں اور اپنی مغفرتوں سے لبریز ہے وہاں غریبوں، یتیموں، یتیموں، یتیموں اور بے آسرا اور بے یار و مددگار افراد کے ساتھ نیکی و خصوصی تعاون کی بھی ترغیب دلاتا ہے۔ اللہ کریم کے ایسے بے شمار انسان اور مطیع و فرماں بردار لوگ موجود ہیں جو رمضان المبارک کی پر رحمت ساعتوں میں نیکی اور عبادت کے لیے خاص ہو جاتے ہیں۔ تلاوت قرآن، سماعت قرآن یعنی تراویح کے دلفریب مناظر مختلف لہجوں اور قراء کرام کی آوازوں میں اسی ماہ مقدس میں سننے و دیکھنے کو ملتے ہیں۔ بلاشبہ یہ ماہ مبارک قرآن کریم کا مہینہ ہے اور اسی مقدس مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا تھا۔

سحری جس میں برکت رکھی گئی ہے۔ رمضان المبارک کی راتیں جس میں قیام کیے جاتے ہیں۔ نوافل کی کثرت اور تسبیحات و اذکار کیے جاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں ہر مسجد میں نمازیوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے، جمعۃ المبارک کے اجتماعات تو بھرپور ہوتے ہیں اور بعض مساجد میں تو جگہ بھی کم پڑ جاتی ہے۔ کاش کہ اس ماہ مبارک کی طرح سارا سال مسجدوں میں نمازی آتے رہا کریں اور مسجدیں شوکت اسلام کا مظہر ثابت ہوا کریں۔ ماہ مقدس کی آمد سے قبل ہی شعبان کے آخری دنوں میں اس کی خوشبو بھینی بھینی محسوسات میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔

وہ لوگ بڑے ہی خوش بخت اور نیک خصال ہیں جو رمضان المبارک میں نیک اعمال کی رغبت کرتے اور برے اعمال سے رک جاتے ہیں۔ اللہ کریم کا بھی

لابریری کا قیام:

سیلر 1-8/1 کی مسجد ”الرحمن“ کے لیے ان کی گراں قدر خدمات سے شاید ہی کوئی انکار کر سکے کیونکہ یہاں انہیں اپنی وہ خدمات پیش کرنے کا موقع میسر آیا جو ان کی شخصیت کا خاص حصہ تھا اور وہ تھی ان کی دینی کتابوں سے دلچسپی۔ نہ صرف دلچسپی بلکہ وہ علم کا ایک خزانہ تھا جو ان کی شخصیت کو ممتاز کرتا تھا۔ مسلک اہلحدیث کے لیے ان کے دلائل بہت پختہ ہوتے تھے۔ مسجد الرحمن میں زیادہ کام لابریری کے لیے کیا۔ کتابوں کی خرید و فروخت ان کا ایک خاص دلچسپ مشغلہ تھا اور 1-8 سیلر کے لوگوں تک مسلک کی کتابیں پڑھنے کے لیے خود پیش کرتے۔ مسجد کی لابریری میں ترتیب اور قرینے سے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہوئی کتابیں ان کی کتاب دوست طبیعت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ننگسار، بجز واکسار کا پیکر، حقوق العباد کے وصف میں سب سے آگے، نیک دل انسان چہرہ یہ اطمینان لیے کہ مسلک اہلحدیث کا وہ پودا جسے انھوں نے اپنے ہاتھوں سے اسلام آباد کی جامع مسجد اہلحدیث جی سکس تھری میں بویا تھا اس کی جڑیں اسلام آباد کے تقریباً تمام سیکٹروں میں جی سکس سے شروع ہو کر جامع مسجد قبا تک پہنچ چکی ہیں۔ 9 ربیع الاول بمطابق 21 دسمبر 2015ء کی صبح حرکت قلب بند ہو جانے سے آپ اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ اٹا اللہ وانا الیہ راجعون۔

اسلام اور مسلک اہلحدیث کا یہ داعی جامعہ سلفیہ اسلام آباد کے عقب میں واقع شہر خوشاں کا باسی بن گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اے اللہ! قرآن و سنت کی دعوت کو عام کر اور چوہدری غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی نسلوں کو اس کا پیروکار بنا۔ آمین!

بحیثیت والد

میرے والد میرے لیے استاد کا درجہ رکھتے تھے۔ زندگی کے ہر لمحے اور مشکل وقت میں تمام اولاد کی رہنمائی کرتے۔ ہم اولادوں والے ہو چکے تھے مگر پھر بھی ہر وقت تربیت کرنا اچھے برے کا بتانا، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا کہنا، ہمارے بچوں کے ساتھ انتہائی شفقت اور محبت سے پیش آنا۔ صاف، گو، خوش



لائیں۔ 1969ء میں مرکزی جامع مسجد اہلحدیث جی سکس کی بنیاد رکھی گئی وہ دن ان کی زندگی کے یادگار اور ناقابل فراموش دنوں میں سے ایک دن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔ تعمیر کے بعد مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد کی امامت پر مامور کیا۔ 70 کی دہائی میں مرکزی جامع مسجد کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ سیکرٹری کی حیثیت سے مسجد کے لیے مروجہ نیک کاموں کا آغاز اپنے زیر سایہ کروایا۔

دوسرے شہروں سے آنے والے علماء حضرات خصوصاً حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ کی رہائش کا انتظام اپنے غریب خانہ میں کرواتے۔ مسجد کے ہر کام کو عبادت سمجھ کے کرتے تھے۔ تمام سلسلے نہ صرف مرکزی جامع مسجد اہلحدیث جی سکس ون تھری میں بلکہ تمام دوسری ذیلی مساجد میں بھی بفضلہ تعالیٰ آج تک جاری و ساری ہیں۔ جی سیون کی مسجد تقویۃ الاسلام کی تعمیر میں پیش پیش رہے۔ تعمیر کے بعد بارہا نمازوں کی امامت اور جمعہ کے فرائض کا بھی شرف حاصل رہا۔

ایک دلچسپ واقعہ

مسجدوں کی تعمیر پر ان کی خوشی دیکھنے کے قابل ہوتی تھی۔ فیصل مسجد جو اس وقت دنیا کی چند بڑی مساجد میں سے ایک اور پاکستان کی سب سے بڑی مسجد ہے اس کی بنیاد شاہ فیصل شہید رکھ کر چلے گئے، تو یہ اور ان کے دو جماعتی دوست کچھ تاخیر سے پہنچ پائے شاہ فیصل اور تمام لوگ واپس جا چکے تھے۔ کچھ ہی دیر میں نماز عصر کا وقت ہو گیا تو ان کے ایک ساتھی نے اذان دی، دوسرے نے تکبیر کہی اور خود جناب غلام محمد صاحب نے پہلی نماز جو اس مسجد کی بنیاد رکھنے کے فوراً بعد ہوئی اس کی امامت کروائی اور تینوں احباب نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ شاید یہ ان کی مسجدوں سے محبت کا ثمر تھا، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ شرف عطا کیا۔

آپ مارچ 1939ء بروز جمعہ ضلع انبالہ تحصیل روپڑ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ دراز قد سرخ و سفید رنگت جو وراثت میں والد سے ملی۔ ہونٹوں پر ازلی مسکراہٹ اور نور عمری میں رکھی گئی داڑھی جو ان کی شخصیت کو چار چاند لگا دیتی تھی۔

یہ تھے جناب چوہدری غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ جس آغوش میں انہوں نے آنکھ کھولی وہ ہستی صرف آٹھ سال ان کی زندگی پر اپنی تربیت کے رنگ بکھیر سکی۔ ماں جیسی ہستی کا ساتھ زیادہ نصیب نہ ہوا۔

انہیں حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا قرب حاصل رہا اور ان کی شخصیت سے ہمیشہ متاثر رہے۔ تعلیم اور جوانی کا سلسلہ چلتا رہا، بہت کم عمری میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے شریک سفر بھی ایسا دیا جو کوئی عام عورت نہ تھی۔ وہ حافظ عبداللہ کی قریبی رشتہ دار تھیں۔ دونوں گھرانوں کا آپس کا میل میلاپ قابل رشک تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس خاندان کے ان کی شخصیت پر گہرے اثرات تھے۔

مرحوم نے اپنی تمام تر گھریلو مصروفیات کے ساتھ ساتھ دینی کاموں پر توجہ مرکوز رکھی۔ ریڈیو پاکستان میں اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز رہے۔ مسلک اہلحدیث سے محبت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنی سرکاری نوکری کا آغاز چونکہ کراچی سے کیا تھا وہاں مسلک کے فروغ اور مساجد کے کاموں کو اپنا معمول بنائے رکھا۔

جولائی 1967ء میں کراچی سے منتقل ہو کر اسلام آباد کے سیکٹر جی سکس میں رہائش پذیر ہو گئے۔ 70 کی دہائی میں اسلام آباد میں کوئی اہلحدیث مسجد نہ تھی کیونکہ کراچی میں اپنے مسلک کی مساجد کے ساتھ ایک خاص ربط تھا جس کی کمی کو یہاں آکر بہت محسوس کیا۔ اسلام آباد میں اور خاص طور پر سیکٹر جی سکس میں مسجد کے حصول کے لیے بہت کوشش کی، بلا آخر ان کی دعائیں اور کوششیں رنگ

طب و صحت

ماہ رمضان کی غذائیں

جناب حکیم راحت ضم سہروردی

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن مجید نے روزہ کا مقصد تقویٰ بیان کیا ہے۔ اسلام دین فطرت ہے اور فطرت کا ہر عمل انسان کی فلاح کے لئے ہے۔ روزہ کا دینی پہلو اپنی جگہ مسلمہ مگر فطری دین ہونے کے ناطے اس کے طبی فوائد بھی ہیں۔ روزہ فاقہ نہیں بلکہ صبح سے شام تک غذا میں وقفہ ہے اس طرح کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات کا جو وقفہ آتا ہے وہ جسم اور روح کو پاک صاف کرتا ہے۔ جسم سے فاسد فضلات خارج ہوتے ہیں، حرص اور مرض سے مقابلے کی قوت مضبوط ہوتی ہے۔ نفس اور جسم کی تربیت اور نظم و ضبط کی عادت پختہ ہوتی ہے۔

روزہ کے روحانی اور جسمانی فوائد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ روزہ کو اس کی روح کے مطابق رکھا جائے اور ایسی غذا کھانی چاہیے جس کے اجزاء متوازن ہوں۔ مگر ہمارے ہاں لوگ روزہ کے طبی فوائد اس لئے حاصل نہیں کر پاتے کہ وہ بسیار خوری کر کے روزہ کی روح کو مجروح کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ رمضان میں سوسے، پکڑے، پکوریوں، بکثرت استعمال ہوتی ہیں۔ گھروں میں انواع و اقسام کے کھانے تیار ہوتے ہیں۔ اس طرح بعد میں خوب پانی پیا جاتا ہے جس سے معدہ بوجھل ہو جاتا ہے اور ضرورت سے زیادہ غذا کو جلانے کے لئے اور جسم سے خارج کرنے والے اعضاء کو زیادہ توانائی استعمال کرنا پڑتی ہے۔ یوں انسان کی کارکردگی میں فرق آتا ہے۔ اس طرح چند روز میں بھوک کم ہو جاتی ہے اور نقاہت کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ اگر ہم روزہ میں سادہ غذا استعمال کریں تو نہ صرف غذا کا مقصد پورا ہوگا بلکہ اعضائے جسم کو آرام کا موقع ملے گا اور ان کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔

رمضان المبارک کے دوران غذائی عادات بدل جاتی ہیں۔ ان میں خون کے روغنی مادوں میں ہونے والی تبدیلیاں قابل ذکر ہیں۔ خاص طور پر مفید قلب چکنائی ایچ ڈی ایل کی سطح میں تبدیلی بڑی اہم ہوتی ہے کیونکہ

اس سے قلب اور شریانوں کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ روزہ بہت سی بیماریوں کا قدرتی علاج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مثلاً موٹاپا ایک فکر والی بیماری ہے جس کے ساتھ کئی اور بیماریاں وابستہ ہیں۔ ہماری سوسائٹی میں بے شمار ایسے لوگ ملتے ہیں جن کا کام زیادہ تر بیٹھنا یا آرام کرنا ہے یا ہمارے بہت ہی اچھے گھرانے کی بہنیں جن کا کام اچھی خوراک کھانا اور ٹی وی دیکھنا ہے، ان کا وزن بڑھنا معمولی بات ہے۔ بلکہ کچھ افراد ایسے بھی ہیں جن کو زیادہ کھانے کا نشہ ہے اور وہ ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے کھاتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے جسم کا وزن زیادہ ہو جاتا ہے۔ کمزور جسم والے کا وزن بڑھ جاتا ہے جبکہ اچھے جسم والے کا وزن مزید بڑھ جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کو موٹا ہونے کا یوں بھی خیال ہوتا ہے کہ ان کی عزت، شہرت اور وقار کا مسئلہ بن جاتا ہے اور وہ اپنے جذبات کو کسی بھی طرح زیادہ کھانے سے نہیں روک سکتے جس کے نتیجے میں معاشرے میں جوڑوں کا درد شوگر، دل کے امراض کا ہونا معمولی بات ہے، ایسے لوگوں کی ورزش بھی کم ہوتی ہے جس سے موٹاپا مزید بڑھتا ہے۔

موٹاپا اسی وقت روکا جا سکتا ہے جب سوسائٹی ذہنی طور پر تیار ہو جائے۔ ان کی زندگی کے طریقوں میں تبدیلی ہو، خوراک کم کی جائے تو بے شمار بیماریاں خود بخود کم ہو سکتی ہیں۔ روزہ ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے موٹاپے میں کمی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بجائے دن میں کئی بار کھانے کے روزے میں خوراک مقدار سے کم ہو جاتی ہے اور جسم کی فالتو چربی پگھلنا شروع ہو جاتی ہے اس طرح جسم کے اندر چربی کی کمی ہو جاتی ہے۔ جس سے وزن کم ہو جاتا ہے اور بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں، کیونکہ روزہ کے اندر حرکت کا بڑا دخل ہے۔ یعنی صبح اٹھنا، نماز پڑھنا، دن کو کام کرنا، رات کو باجماعت تراویح پڑھنا جس سے لامحالہ وزن میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ طبی نقطہ نظر سے وزن کم کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ جو کہ کئی سالوں سے رائج ہے جسے ڈائٹنگ کہتے ہیں یعنی بھوک سے علاج یا وزن کی کمی کرنے میں ایک انسان کو صرف دو کوائر پانی دیا جاتا ہے اور ساتھ کچھ حیاتین جس سے کمزوری کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے جسم میں کئی تبدیلیاں ہوتی ہیں اور خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں

اور جسم دہلا پتلا ہوتا ہے۔ مگر روزے کی حالت میں اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا، انسان کی خوراک میں زیادہ حرارے نہیں آتے، وزن نہیں بڑھ پاتا، یہ ایک محفوظ طریقہ ہے جو قدرت نے مسلمانوں کے لئے تجویز فرمایا۔ عمل ہاضمہ میں جسم کے بیشمار حصے کام کرتے ہیں۔ مثلاً منہ کے لعاب، معدہ کی تیزابیت اور آنتوں کے ساتھ لبلبے کی رطوبت انسان بغیر روزے کے ہوتا ہے تو دن بھر کچھ نہ کچھ کھاتا رہتا ہے جس سے لعاب دہن، غدود، رطوبتیں زیادہ نکلتے ہیں۔ مثلاً نالسن، معدہ میں ہو جاتی ہے تو اس کی تیزابی کثافتیں خوراک پر عمل کرتی ہیں اور پھر یہ خوراک آنتوں میں جاتی ہے تو لبلبے کی رطوبت اس پر عمل کرتی ہے اور عام کھانے پینے سے ان اجزاء کا عمل کمزور پڑ جاتا ہے جس میں بے شمار ردوبدل ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کی حالت میں ان کو کم کام کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح جگر کو بھی آرام ملتا ہے اور اس کی رطوبتیں بھی زیادہ نہیں پیدا ہوتیں جس سے ان تمام اعضاء کو آرام مل جاتا ہے اور وہ تازہ دم ہو جاتے ہیں۔

عام طور پر لوگوں کو بدنظمی ہو جاتی ہے پانچاں وقت پر نہیں کر سکتے جس سے سر میں درد تھکان، کمر میں درد اور کمزوری ہوتی ہے۔ لیکن روزہ رکھنے سے ان رطوبتوں اور معدے کو آرام ملتا ہے اور فضلہ کی نالیوں کو بھی کثرت سے کام کرنے سے نجات مل جاتی ہے۔

صحت کے لئے آرام بہت ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ خدا نے رات آرام کے لئے رکھی اور دن کام کے لئے تاکہ جسم کے اندرونی اور بیرونی حصوں کو آرام میسر آ سکے، جب نیند پوری نہ ہو تو انسان تازہ دم نہیں ہوتا اور ذہن پوری طرح کام نہیں کر پاتا۔ اس طرح اگر جسم کے اندرونی حصوں کو آرام نہ پہنچایا جائے، ان کا خیال نہ رکھا جائے تو لامحالہ اندرونی حصوں کو بیماری کا شکار ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

گردے کا کام چھلنی کا سا ہے، جو مانع ہم پیتے ہیں، گردے کے مختلف حصوں سے باہر نکل جاتا ہے اور گردے کی پیچیدہ اور باریک ساختیں اس کام کو کرنے میں متعین رہتی ہیں۔ روزے سے پیشاب کی دیگر نالیوں کو کم کام کرنا پڑتا ہے اور ان کو آرام مل جاتا ہے۔ مثلاً آپ زیادہ کھاتے ہیں اور ہر چیز کھاتے ہیں جس سے گردے کو چھلنی کا کام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور جو چیزیں باہر نکلتی ہیں اور اس سے جسم کے مختلف حصے حرکت میں آ

جاتے ہیں۔ مثلاً زیادہ پیشاب آ جانا اور بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ مگر روزہ رکھنے سے ایک ایسا توازن قائم ہوتا ہے جس سے گردے کے اندر وہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے اور یہ سارا فعل روزے کی بدولت ہوتا ہے۔ اس طرح زیادہ چبانے سے (ایسے لوگ جو دن کو زیادہ کھاتے ہیں) دانتوں میں خوراک کے ذرے رہ جاتے ہیں اور لوگ صفائی نہیں کرتے مگر روزے کی صورت میں صرف سحری اور افطاری کا کھانا ہوتا ہے اور کھانے کے بعد انسان پوری طرح دانتوں کی حفاظت کر سکتا ہے۔ لہذا آپ روزے کی بدولت اپنے جسم کو مونٹاپے اور دیگر بیماریوں سے نجات دلا سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ روزہ اس طرح رکھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے رکھا۔ جس طرح اللہ نے چاہا کیونکہ روزہ رکھنا جسم اور صحت کے لئے بھی اچھا ہے۔

روزوں کی وجہ سے وزن اور خون میں کولیسٹرول کی کمی بیشی کا کھوج لگایا جا چکا ہے رمضان المبارک کے دوران نباتاتی تیل کے استعمال کے فوائد و اثرات بھی ثابت ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر سن فلاور یعنی سورج مکھی کے تیل کے استعمال سے خون میں ایچ ڈی ایل کی سطح میں مفید اضافہ ریکارڈ ہو چکا ہے، اسی طرح زیتون کے تیل کے استعمال سے خون میں کولیسٹرول میں کمی بھی ثابت ہو چکی ہے۔ روزوں کے دوران ایچ ڈی ایل کی سطح بڑھ جاتی ہے اور یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ ایل ڈی ایچ مضر قلب اور ایچ ڈی ایل مفید قلب چکنائی ہوتی ہے۔ ان کی توثیق مزید کے لئے پشاور یونیورسٹی کے بائیو کیمسٹری میں دس مردوں اور دس رضا کار خواتین کے خون کے نمونوں کا رمضان المبارک کی ابتداء اور آخر میں مطالعہ کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ ان طبی رضا کاروں کے خون میں رمضان المبارک کے وسط میں ایچ ڈی ایل کولیسٹرول اور ایل ڈی ایل کولیسٹرول کی سطح میں معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ان نمونوں کا مطالعہ بڑا دل چسپ رہا، رمضان کے آغاز اور اختتام پر تمام رضا کاروں میں سے 65 سے 90 فیصد خون میں کولیسٹرول کی سطحیں معمول کے مطابق پائی گئیں جب کہ ان میں سے 5 سے 20 فیصد میں یہ روغنی مادے خطرے کی سطح کے قریب پائے گئے۔ تاہم رمضان کے وسط میں ان مادوں کی سطح میں کمی بیشی دیکھی گئی۔ کولیسٹرول اور ٹرائی گلیسرائیڈ کی نارمل سطح

والوں میں ایچ ڈی ایل اور ایل ڈی ایچ میں 10 فیصد سے 45 فی صد اضافہ پایا گیا۔ جبکہ رمضان کی ابتداء اور اختتام پر 25 سے ستر فیصد میں کولیسٹرول ایک ہی سطح پر برقرار رہی، لیکن خطرے کی سطح کے قریب والے رضا کاروں کے خون میں کولیسٹرول کی سطح رمضان کے اختتام کے وقت کم ہو گئی اور ان میں مردوں کے مقابلے میں خواتین کا تناسب زیادہ رہا۔ پورے روزوں میں ٹرائی گلیسرائیڈ کی سطح بھی کولیسٹرول کی طرح معمول کی سطح پر رہی، لیکن خواتین کا تناسب اس سلسلے میں مردوں سے زیادہ رہا۔ اسی طرح ایچ ڈی ایل کے معاملے میں بھی خواتین کے خون میں اس کی نارمل سطح کا تناسب مردوں سے زیادہ تھا۔

ان تینوں چکنائیوں کی سطح میں کمی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رمضان المبارک ہمیں غذائی بے اعتدالیوں پر قابو پانے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے اور اس میں روزوں کی وجہ سے چکنائیوں کے مینابولزم کی شرح بھی بہت بہتر ہو جاتی ہے۔

مناسب ہوا کہ اگر ثقیل تلی ہوئی اشیاء مثلاً سموسے پکڑے پکڑیوں پر اٹھے اور چاولوں سے احتیاط کی جائے اور روزہ کھجور، دودھ، شہد اور زیتون سے افطار کر کے بعد میں نماز مغرب ادا کر کے معمول کی سادہ روٹی سالن کے ساتھ کھائی جائے تو رمضان المبارک میں ایک مسلمان اپنی روحانی اور جسمانی صلاحیتیں بڑھانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ رمضان المبارک میں بہترین غذائی اور شفا کی خصوصیات کی حامل درج ذیل غذا میں ہیں:

کھجور: کھجور رسول اللہ ﷺ کی محبوب غذا ہے کھجور سے افطار سنت نبویؐ ہے۔ کھجور غذائیت خصوصاً حیاتین سے بھرپور پھل ہے اور جلد ہی جزو بدن بن جاتا ہے۔ اس طرح دن بھر کے وقفے سے جو حرارے خرچ ہوتے ہیں، یہ ان کا نعم البدل بن جاتے ہیں اور جسم میں چستی و توانائی آ جاتی ہے۔ جدید طبی تحقیقات نے بھی کھجور کو ایک بہترین توانائی بخش پھل قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ کھجور گلوکوز اور فرکٹوز کی شکل میں قدرتی شکر پیدا کرتی ہے جو فوراً جزو بدن بن جاتی ہے۔ ایک سو گرام کھجور میں 315 کیلوریز ہوتی ہیں۔ جو ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے روزمرہ کی مناسب غذا ہے۔ کھجور مقوی اثرات رکھتی ہے، زود ہضم ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ گرم ہے اور اس کا استعمال

صرف موسم سرما ہی میں مناسب ہے مگر تحقیق نے یہ بات غلط ثابت کی ہے، توازن کے ساتھ سارا سال استعمال کی جاتی ہے۔ کھجور ضعف قلب، حیض، آنتوں کے امراض، جنسی قوت، بچوں کے امراض، جسم کو فروغ کرنے اور نشہ آور اشیاء کے لئے مفید ہے۔

شہد: کے بارے میں ارشاد ربانی اور فرمان نبوی ﷺ ہے کہ شہد میں شفا ہے اور موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔ جدید تحقیقات نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہد مختلف امراض میں مختلف طریقوں سے استعمال کرنے کے علاوہ صحت و توانائی کے لئے دنیا بھر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ شہد نوزائیدہ بچے سے لے کر جاں بلب مریض تک کو دیا جاتا ہے۔ شہد کے ایک سو گرام میں 319 کیلوریز ہوتی ہیں جو ایک صحت مند جسم کے لئے روزانہ کی ضرورت کے لئے کافی ہیں۔ شہد استعمال کرنے والے طویل العمر، صحت مند اور خورہ ہوتے ہیں۔ شہد یوں تو تقریباً تمام امراض میں استعمال ہوتا ہے مگر معدہ کے السر، نظام ہضم کی اصلاح، خون کی کمی، خون صاف کرنے، گلے کے امراض اور پھوڑے پھینسیوں کا بہترین علاج ہے۔ شہد کے فوائد حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ شہد خالص ہونا چاہیے، روزہ داروں کو چاہیے کہ دودھ میں شہد دو چمچ ملا کر روزہ افطار کر لیا کریں، پھر نماز مغرب کے بعد معمول کی سادہ غذا کھائیں۔

دہی: دہی کے استعمال کی وجہ سے پنجاب کے باشندے قوی الجشہ ہوتے تھے اور آج کل بھی دوسروں کی نسبت زیادہ توانا اور تندرست ہوتے ہیں۔ بلغاریہ میں عام طور پر لوگ زیادہ عمر پاتے ہیں۔ یہ لوگ دہی اور پاکلک زیادہ کھاتے ہیں، دودھ سے دہی بنانے کا رواج تین ہزار سال قبل مسیح قدیم مصریوں میں شروع ہوا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ فراعنہ مصر کے دستر خوان پر دہی ایک عمدہ غذا کے طور پر رکھا جاتا تھا۔ پھر ایران، روس، عرب، بلقانی ریاستیں اور متحدہ ہندوستان میں صدیوں سے دہی غذا کا ایک اہم جزو تصور ہوتا آیا ہے پھر جب دہی کی شکل میں خیر اٹھا ہوا دودھ طبی نقطہ نظر سے مفید اور زود ہضم اور زیادہ غذائیت کا حامل ثابت ہوا تو اس سے فائدہ اٹھانے سے کسی نے نہیں روکا۔ سب جانتے ہیں کہ دہی میں خیر اٹھنے والے بکٹیریا، دودھ میں بے حد تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں۔ دہی اور چھانچہ کی ترشی میں تیزابیت یعنی سائٹرک ایسڈ برابر مقدار میں موجود

پہلی حج پرواز ۴ اگست کو سعودی عرب روانہ ہو گی

حج آرگنائز رز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے صوبائی چیئرمین حافظ شفیق کاشف کی پریس ریلیز کے مطابق اس سال حج 2016 میں پرائیویٹ حج سکیم کے زیر اہتمام پری حج آپریشن کا آغاز 4 اگست سے ہوگا اور پاکستان سے آخری حج پرواز 5 ستمبر کو سعودی عرب روانہ ہوگی۔ اسی طرح پوسٹ حج آپریشن 17 ستمبر سے شروع ہوگا اور پاکستانی عازمین حج کی واپسی 17 ستمبر سے لے کر 16 اکتوبر تک جاری رہے گی۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ سعودی عرب میں اس سال سول ایوی ایشن اور وزارت حج کے نئے قانون کے تحت پاکستان سمیت ایشیائی عازمین حج کو 13 ستمبر کو حج مکمل کرنے کے بعد 17 ستمبر تک مزید چار دن سعودی عرب میں رکنا پڑے گا جس کا مقصد رش کو کنٹرول کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 4 اگست سے 16 اکتوبر تک ہوپ کا مانیٹرنگ سیل اور حجاج کو فوری ریلیف فراہم کرنے کے لیے مانیٹرنگ ٹیمیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں موجود ہوں گی۔ پرائیویٹ حج سکیم کے تحت فریضہ حج کی سعادت حاصل کرنے والے زائرین حج ٹور آپریٹرز کے ساتھ تحریری معاہدے کریں جس میں دوران حج حاصل کی گئی خدمات کی تفصیل درج ہو کیونکہ حج ٹور آپریٹرز تحریری معاہدوں کے مطابق سروسز دینے کے پابند ہیں۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ ہوپ عازمین حج کی آگاہی کے لیے مختلف پروگرام شروع کر رہی ہے جس کا مقصد عازمین حج میں مناسک حج کی ادائیگی اور انتظامی امور پر معلومات فراہم کرنا ہے۔

سے شفا ہے اور شافی صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ جو لوگ باقاعدگی سے تیل پیتے ہیں ان کو سانس کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ سانس کی ہر بیماری میں زیتون کا تیل فائدہ دیتا ہے بلکہ یہ دورے کے دورانے کو ختم کرتا ہے۔ دسے کے مریضوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ دورے کے درمیان ایلٹے پانی میں شہد پینے سے فائدہ ہوتا ہے زیتون فلو اور زکام میں بطور اینٹی بائیوٹک ادویہ دیا جاتا ہے۔ جو لوگ پابندی سے زیتون کا تیل پیتے ہیں ان کو فلو اور زکام نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی جائے تو معمولی سا جو خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ تپ دق کے مریضوں کے لئے بھی یہ تیل بے حد مفید ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی
مطب ہمدرد سکیم موڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

042-37803520

فری میڈیکل کیپ اختتام پذیر!

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے امیر حافظ محمد اسلم جٹ اور ان کی ٹیم کی نگرانی میں علوی ٹرسٹ جوہر آباد (خوشاب) کے تعاون سے 24 روزہ دوسرا پیغام فری میڈیکل کیپ اختتام پذیر ہو گیا۔ جس میں ڈاکٹرز نے مجموعی طور پر 6100 مریضوں کا فری چیک اپ کیا اور فری ادویات دی گئیں۔ تحصیل گوجرہ کے عوام نے مذکورہ کیپوں کے انعقاد کو سراہا ہے۔ اہلحدیث یوتھ فورس گوجرہ کے فنانس سیکرٹری حافظ عبدالباق اور مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے دیگر عہدیداران کا تعاون بھی رہا۔ منجانب: محمد سرفراز حسن

کھجور کا استعمال بہترین افطاری ہے۔
زیتون: زیتون کا شمار ان غذاؤں میں ہوتا ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے اور اسے مثل نور قرار دیا ہے۔ قرآن حکیم سے قبل توریت میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔ زیتون کے درخت کا شمار دنیا کے قدیم ترین پودوں میں ہوتا ہے۔ یہ معدہ اور نظام ہضم کے لئے مفید غذا ہے۔ جدید تحقیقات طب نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ روزہ دار کے معدہ کی اصلاح کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ زیتون، بواسیر، جلدی امراض، سوزش، پھوڑے پھنسیاں، منہ کے چھالوں اور عرق النساء پتے کی پتھری، دمہ، فلو، زکام میں مفید ہے۔ عرب ممالک میں اسے ایک اچھی خوراک و غذا کے علاوہ بالوں کی افزائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ روزہ دار کے لئے سب سے اچھا بغیر ملاوٹ والا روغن زیتون اچھی غذا ہے جاپان میں زیتون کے تیل کو آنتوں کے سرطان میں مفید قرار دیا گیا ہے۔ شرق وسط اور شمالی افریقہ کے باشندوں کا خیال ہے کہ جو لوگ باقاعدگی سے زیتون کا تیل پیتے ہیں وہ کبھی پیٹ کے سرطان میں مبتلا نہیں ہوتے۔ معدے اور آنتوں میں زخم ہوں تو زیتون کا تیل خالی پیٹ دینے سے مندل ہو جاتے ہیں۔ دن میں گیارہ بجے اور رات کو مریض کی حالت کے پیش نظر دس سے بیس گرام تک تیل روزانہ دینا چاہیے۔ اپنے فیملی ڈاکٹر یا معالج سے مشورہ کر کے تیل پیچھے اور اس اعتقاد کے ساتھ کہ اس میں ستر بیماریاں

ہوتا ہے جو آنتوں کے مضر صحت جراثیم دور کر کے غذا کو ہضم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑی غذا میں الکوحل اور کاربوئک ایسڈ گیس کی موجودگی اور غذائی نالی کے اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہے۔

چھاپھا جب ہضم ہونے لگتی ہے تو اس کی حرارت جسم کی حرارت سے ملنے کے بعد بدن کی پرورش کرنے والے جراثیم پیدا کرتی ہے۔ یہ غیر مرنی جراثیم، غذائی نالی میں دو اقسام کے گیس بناتے ہیں۔ اس میں پہلی قسم کی گیس کے اثر سے معدہ غذا جذب کر کے اور زیادہ سرایت کرنے کی طاقت حاصل کرتا ہے۔

دودھ کی طرح ”دہی“ بھی جسم کی پرورش کرنے والے اجزاء سے بھرپور ایک مکمل غذا ہے۔ دودھ صدیوں سے ایک مکمل غذا تسلیم کیا جا رہا ہے۔ انسان کے بدن کے تمام ڈھانچے اور کل پرزے دودھ ہی سے تیار ہوتے ہیں۔ انسان اور مویشیوں کی غذا بھی گھاس پھوس ساگ پات، پھل اور چارہ وغیرہ کی شکل میں استعمال ہوتی ہیں۔ یہ چیزیں جب جسم کے اندر داخل ہوتی ہیں تو آلات ہضم ان کو بلو بلو کر سفید دودھ کی شکل میں پیش کر دیتے ہیں۔ دودھ حیوانات سے لے کر انسان تک غذا میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دودھ پر طرح طرح کے تجربے ہوئے اور ان تجربوں نے دودھ کو دہی کی شکل میں تبدیل کر کے انسانوں کے لئے اور زیادہ مفید بنا دیا ہے اور اس سے کریم اور مکھن تیار ہوتا ہے۔

دودھ: دودھ ایک مکمل غذا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دودھ تمام غذاؤں کا شہنشاہ ہے۔ جدید تحقیقات نے بھی دودھ کو ایک مکمل غذا قرار دیا ہے۔ ایک کلو دودھ اپنی غذائی افادیت کے لحاظ سے ایک کلو گوشت کے برابر ہے۔ دودھ ہر عمر کے لوگوں کے لئے یکساں مفید غذا ہے۔ اس سے دماغی قوت حاصل ہوتی ہے۔ بیماری کے بعد ہونے والی نقاہت دور ہوتی ہے۔ خون پیدا ہوتا ہے، دودھ سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ قبض کشا اور پیشاب آور ہے عمر بڑھتی ہے۔ رنگت صاف ہوتی ہے اور زود ہضم ہے۔ دودھ صبح سحری کے وقت اور افطاری کے وقت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر افطار میں ہمراہ تین کھجوریں کھالی جائیں تو مفید ہے۔ سوتے وقت دودھ کا پینا مناسب نہیں کیونکہ اس طرح ہضم نہیں ہوتا۔ سونے سے کم از کم دو گھنٹے قبل پیا جائے تاکہ ہضم ہو جائے۔ روزہ داروں کے لئے دودھ میں شہد ملا کر یا

اسلامی تہذیب اور دینی اقدار کی حفاظت ہمارا ایمان ہونا چاہیے۔ امام کعبہ الشیخ فیصل العزاوی

ثقافتی تسلط اقتصادی اور سیاسی تسلط سے زیادہ خطرناک ہے۔ تہذیب وثقافت ہی قوم کا اصلی ستھن ہوتا ہے۔ پروفیسر ساجد میر اخلاقی و فکری زبوں حالی کسی بھی تہذیب کے لیے زہر قاتل ہوتی ہے۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کلچر وار بہت منفی اثرات مرتب کر رہی ہے۔ نائب امیر مولانا علی محمد ابوتراب امام کعبہ الشیخ فیصل العزاوی نے کہا ہے کہ دنیا اور آخرت کی مشکلات سے نجات کا واحد راستہ قرآن و سنت کی پیروی میں ہے۔ اسلام ایک کامل اور جامع ترین دین ہے۔ امت مسلمہ قرآن و سنت پر عمل کر کے اپنی عظمت رفتہ بحال کر سکتی ہے۔ امت مسلمہ کو ثقافتی جنگ کا سامنا ہے۔ اسلامی تہذیب وثقافت اور دینی اقدار کی حفاظت بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہونا چاہیے۔ پیغام نیٹ ورک اسلامی ثقافت کے احیاء کے لیے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ رمضان المبارک امت مسلمہ کے اتحاد اور الہی برکات کے نزول کا مہینہ ہے۔ ہم سب کو اس مقدس مہینے کی فیوض و برکات اور رحمتوں کو سمیٹنا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مکتہ المکرمہ میں پیغام نیٹ ورک کی پانچویں سالانہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ غیر اسلامی تہذیب وثقافت کی یلغار ہماری اسلامی تہذیب کے لیے بڑا خطرہ بن چکی ہے، دینی اقدار کی پامالی ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ اس کے آگے بند باندھنے کی ضرورت ہے۔ ثقافتی تسلط اقتصادی اور سیاسی تسلط سے زیادہ خطرناک ہے۔ تہذیب وثقافت ہی کسی قوم کے شخص کا اصلی سرچشمہ ہوتی ہے۔ امت مسلمہ کو اپنی دینی وثقافتی روایات کی حفاظت ایمانی جذبے سے کرنا ہوگی کیونکہ اسلامی ثقافت ایک معیاری ثقافت ہے، جو ایک معاشرے کے لئے اور انسانوں کے کسی بھی گروہ اور جماعت کے لئے اعلیٰ ترین اقدار و معیارات کی حامل ہے۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ہمیں اخلاقی اور دینی قدروں کی حفاظت کا بھی عزم کرنا ہوگا۔ روزہ اور قیام اللیل ذہنی و جسمانی تطہیر کا بہترین ذریعہ ہے۔ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ کلچر عقیدہ، فکر، عادات اور اخلاق و اطوار کے ساتھ ساتھ سیاسی، اجتماعی اور معاشرتی اداروں پر اپنے اثرات چھوڑ رہی ہے، ہوش میڈیا ثابت کے ساتھ اپنے منفی اثرات بھی مرتب کر رہا ہے۔ ہمیں اپنی نوجوان نسل کو غیر اخلاقی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لیے دینی تربیت کرنا ہوگی اور اس کے مفاسد سے آگاہ کرنا ہوگا۔ تقریب سے نائب امیر مولانا علی محمد ابوتراب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی قوتوں کو میڈیا کے میدان میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیے۔ موجودہ دور کی کلچر وار بہت منفی اثرات مرتب کر رہی ہے۔ پیغام نیٹ ورک اپنے محدود وسائل میں یہ فریضہ انجام دے رہا ہے۔ تقریب کے اختتام پر امام کعبہ اور پروفیسر ساجد میر نے پیغام نیٹ ورک کے معاونین میں شیلڈ بھی تقسیم کیں۔

سکینا نگ کے مسلمانوں پر روزہ رکھنے کی پابندی کی مذمت کرتے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

پاک چین دوستی اپنی جگہ مگر ہم سکینا نگ کے مسلمانوں کے ساتھ چین کا امتیازی سلوک برداشت نہیں کر سکتے۔ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے چینی حکومت کی طرف سے سکینا نگ کے مسلمانوں پر روزہ رکھنے کی پابندی کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اپنے ایک بیان میں ان کا کہنا تھا کہ پاک چین دوستی اپنی جگہ ہے مگر ہم سکینا نگ کے مسلمانوں کے ساتھ چین کے امتیازی سلوک کو برداشت نہیں کر سکتے۔ پاکستان سمیت تمام مسلمان ملکوں کو چین کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے۔ اگر یہی پابندی امریکہ یا کسی مغربی ملک میں لگی ہوتی تو طوفان برپا ہو جاتا۔ سکینا نگ کے مسلمانوں کے ساتھ چین کے حکام کا رویہ تمام عالمی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ طاقت کے زور پر کسی عقیدہ کو ختم کرنے کا رویہ ناقابل قبول اور غلط ہے۔ پوری دنیا میں سب عقیدوں کا احترام کیا جاتا ہے۔ چینی حکام اپنے آمرانہ اور ظالمانہ ہتھکنڈوں سے اس متفقہ اصول کو مسترد کر رہے ہیں۔ سکینا نگ کی مسلمان آبادی کے خلاف جبر و ستم کا سلسلہ تشویش ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین کی حکمران کمیونسٹ پارٹی نے سکینا نگ صوبے میں مسلمانوں کو روزہ رکھنے سے منع کر دیا ہے۔ سرکاری ملازمین، استادوں اور طالب علموں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتے کیونکہ یہ حفظان صحت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ حیرت انگیز طور پر عالم اسلام کی طرف سے اس جبر پر کوئی احتجاج دیکھنے میں نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ چینی حکام نے پہلی مرتبہ رمضان المبارک کے دوران بیشتر مسلمان آبادی پر روزہ رکھنے کی پابندی عائد کی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی سکولوں اور کالجوں میں اساتذہ اور طالب علموں کو زبردستی پانی پینے کا حکم دیتے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کے کارکن مسلمان گھرانوں میں مفت کھانا پہنچاتے ہیں اور تقاضا کرتے ہیں کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ اسی طرح سرکاری دفاتر میں مسلمان ملازمین سے یہ حلف لیا جا رہا ہے کہ وہ روزے نہیں رکھیں گے۔ مسلمان آبادی کو زچ کرنے کے لئے مسلمان والدین پر یہ سخت پابندی عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسلام کی ترغیب نہیں دے سکتے، نہ ہی ان کے لئے مذہبی تعلیم و تربیت کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ روئے زمین پر ہر شخص کو اپنے عقیدے پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسی لئے یہ عالمگیر اصول بھی وضع ہوا ہے کہ سب عقیدوں کا احترام کیا جائے۔ چینی حکام اپنے آمرانہ اور ظالمانہ ہتھکنڈوں سے اس متفقہ اصول کو مسترد کر رہے ہیں۔ اس لئے اس کے خلاف آواز بلند کرنا، اسے مسترد کرنا اور چینی حکام کو یہ باور کروانا بے حد ضروری ہے کہ طاقت کے زور پر کسی عقیدہ کو ختم کرنے کا رویہ ناقابل قبول اور غلط ہے۔

اخبار الجماعۃ

ماہانہ اجلاس

◎ مرکزی جمعیت اہلحدیث سنی کوٹ رادھا کشن کا ماہانہ اجلاس جامع مسجد محمدی اہلحدیث گندھیاں روڈ میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت حافظ احمد سلیم نے حاصل کی۔ اجلاس میں ماہ رمضان کے پروگرام اور مختلف مساجد میں دروس کے حوالہ سے اہم فیصلے ہوئے۔ امیر سندھ مولانا مفتی محمد یوسف قصوری کی والدہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر چوہدری محمد یونس ناظم راولپنڈی اور حافظ بابر فاروق رحیمی حفظہ اللہ کے بھیجے حافظ عرف فاروق کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کی بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے آمین!

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سنی کوٹ رادھا کشن

ASF کے زیر اہتمام تقریری مقابلہ

◎ ASF لاہور کے زیر اہتمام آل پاکستان تقریری مقابلہ 29 مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب حافظ صفوان احمد فاروقی کی زیر صدارت مرکز اہلحدیث راوی روڈ میں منعقد ہوا۔ مہمانان خصوصی جناب محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی، قائد طلبہ جناب عبدالقدیر فاروقی، حافظ بابر فاروق رحیمی، حافظ عثمان شاکر، پروفیسر رانا محمد تنویر قاسم، حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، پروفیسر شہباز حسن، حکیم عبداللطیف مدنی ناظم لاہور تھے۔ پروگرام میں مولانا محمد نعیم بٹ، پروفیسر ڈاکٹر رانا تنویر قاسم، پروفیسر شہباز حسن اور رانا محمد عثمان شاکر نے نہایت عمدہ خطابات کیے۔ آخر میں مولانا محمد نعیم بٹ نے پوزیشن ہولڈرز میں انعامات تقسیم کیے۔ پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ (۱) محمد عثمان ریاض دی پنجاب سکول لاہور (۲) حافظ عبدالنمان دار السنہ اسلامک کالج لاہور (۳) بشیر ندیم اوپن یونیورسٹی۔۔۔ شیخ حافظ مسعود اظہار ہاشم یزمانی جاوید اقبال بخاری نے منصف کے فرائض انجام دیے۔

منجانب: محمد اقبال سلفی، پریس سیکرٹری ASF لاہور

خادم کی ضرورت

◎ دارالعلوم تقویۃ الاسلام 4 شیش محل روڈ لاہور میں فوری طور پر کل وقتی ایک خادم کی ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ تین نام کھانا اور سنگل رہائش دی جائے گی۔

رابطہ: 042-37112045-0300-8828848

فوری ضرورت مبلغین

◎ مرکز ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ البدر (بنگلہ بلوچاں) نزد پھولنگر ضلع قصور کے شعبہ دعوت و تبلیغ میں دعوتی ذوق رکھنے والے مبلغین کی فوری ضرورت ہے۔ درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔ شرائط: (۱) کسی مدرسے سے درس نظامی کی سند کا حامل ہو۔ (۲) اپنا مافی الضمیر اچھی طرح بیان کر سکتا ہو۔ (۳) دعوتی کام کو منظم کرنے کا شوق رکھتا ہو۔ (۴) تنخواہ حسب صلاحیت۔ (۵) انتخاب بذریعہ انٹرویو۔ نوٹ: بوقت انٹرویو اصل اسناد کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

رابطہ نمبرز: 0333-4524860-0333-4296679

تقریب صحیح بخاری

◎ مورخہ 28/05/2016 کو مدرسہ جامعہ عائشہ صدیقہ اہل حدیث چک نمبر L-2/1 میں تقریب صحیح بخاری منعقد ہوئی جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی صاحب (مرکز الدعوة السلفیہ ستیانہ بنگلہ) نے محدثانہ انداز میں درس حدیث دیا۔ جس میں فضائل امام بخاری، فضائل بخاری شریف محققانہ انداز میں بیان کیے۔ اس موقع پر مولانا عتیق اللہ سلفی نے بھی فکر آخرت پر موثر خطاب کیا اور اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کیے۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رینالہ خورد کی قیادت نے بھرپور شرکت کی۔ تمام شرکاء کے لیے کھانے کا انتظام تھا۔ آخر میں یہ تقریب مولانا عتیق اللہ سلفی کی دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوئی۔

منجانب: محمد یونس عتیق ناظم تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ

سپاس تعزیت

◎ پچھلے دنوں میرے والد محترم انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت و اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن، مسلم لیگ (ن) باجوڑ، جماعت اسلامی کے ذمہ داران، سیاسی رہنما، صحافی حضرات اور علاقہ کی ممتاز شخصیتوں نے شرکت کی اور ٹیلیفون پر بھی کئی احباب نے اظہار تعزیت کیا۔ اس طرح وہ میرے غم میں شریک ہوئے۔ میں ان سب احباب کا بجد شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ رابطہ: 0302-5529188

منجانب: شاکر اللہ باجوڑی، امیر باجوڑ ایجنسی (فاٹا)

تبلیغی پروگرام

◎ زیر امارت مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یار خان زیر نظامت صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان: 20 مارچ بعد نماز مغرب مسجد عائشہ صدیقہ مدد ر باری میں مولانا قاری محمد احمد نے درس قرآن دیا۔

21 مارچ بعد نماز مغرب مسجد ابو ہریرہؓ میں مولانا محمد یونس محمدی خلیفہ مسجد بیت المکرم نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

23 مارچ بعد نماز مغرب مسجد فاطمہ اہل حدیث (اسلامیہ کالونی) میں مولانا قاری محمد ساجد منیر نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

25 مارچ 2016 کا خطبہ جمعہ مرکز اہل حدیث (مبارک مسجد) میں مولانا شفیقت رسول نے ارشاد فرمایا۔

25 مارچ بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی 103/P میں مولانا شفیقت رسول اور مرزا افتخار بیگ کے دروس ہوئے۔

25 مارچ بعد نماز مغرب مسجد بیت المکرم اہل حدیث ڈی ساگی میں مولانا صوفی عبدالرحمن جٹ سرپرست تحصیل رحیم یار خان کا درس قرآن ہوا۔

25 مارچ بعد نماز عصر مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ میں صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری کی دعوت پر شیخ الحدیث مولانا شفیقت رسول نے درس قرآن دیا۔

25 مارچ کا خطبہ جمعہ جامع مسجد محمد رسول اللہ میں مولانا صوفی عبدالرحمن جٹ نے ارشاد فرمایا۔

26 مارچ بعد نماز مغرب مرزا افتخار بیگ نے محمدی مسجد بازار والی میں درس ارشاد فرمایا۔

27 مارچ بعد نماز مغرب مسجد امانت الرحمن دنگیر کالونی میں صاحبزادہ ثناء اللہ قصوری نے درس دیا۔

ضروری اعلان

◎ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع بہاولپور نے اپنے پہلے تمام تزکیے منسوخ کر دیئے ہیں۔ 5 مئی 2016ء سے مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع بہاول پوری طرف سے نئے لیٹر پیڈ پر امیر ضلع ناظم ضلع تزکیہ جاری کریں گے اور وہی قابل قبول ہوگا۔

عبدالرحمن گل (امیر ضلع بہاولپور) محمد زکریا عیوب (ناظم ضلع بہاولپور)

درس قرآن

◎ گذشتہ دنوں حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سنی کوٹ رادھا کشن نے جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن میں بعد نماز مغرب درس قرآن دیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے آمین!

منجانب: حافظ عبداللہ محمود ناظم جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن

انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا قاری عبد المجید خطیب مرکزی جامع مسجد توحید گنج اہلحدیث منڈی بہاؤ الدین یکم جون کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ قاری صاحب شریف انفس انسان اور دینی علمی خدمات کی وجہ سے منڈی بہاؤ الدین کی ایک بھجان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

رابطہ: حافظ سیف الرحمن صدر AYF ضلع منڈی بہاؤ الدین

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے سابق امیر ڈاکٹر محمد حسن کی، بشیرہ ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ محمد سرفراز حسن کی پھوپھی عبدالغفار عبدالجبار عبدالستار کی والدہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ جنہیں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ مولانا محمد سلیم صاحب نے پڑھائی۔ مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوٹھ فوس تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران و دیگر شخصیات اور صحافیوں نے مرحومہ کے انتقال پر اظہار تعزیت دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔
منجانب: شعبہ نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

ضرورت رشتہ

نوجوان، خوبصورت، نجینٹر کے لیے بوجہ بے اولادی عقد ثانی کے لیے کنواری لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ پتوکی تا اوکاڑہ کے درمیان رہائشی رابطہ کریں۔

0332-7345120

0345-4545120

رابطہ نمبرز

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

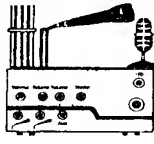
امپورٹڈ U.P.S
بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہار سینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر مکنک)



ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
اینڈ ساؤنڈ سسٹم

سپر سٹار

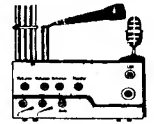
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہار سینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

دارالحدیث راجہ وگل

تاسیس 1949ء
تعمیر نو 2006ء

الجامعۃ الاسلامیہ جھڑ

صرف 6 سال

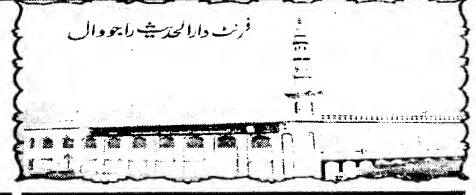
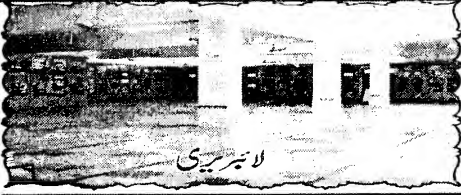
ایک ہی مینار کے سائے میں



داخلہ

2016ء

10 شوال 1437ھ - 16 جولائی 2016ء سے شروع ہو کر محدود مدت تک جاری رہے گا۔



میٹرک کے تمام طلبہ نے
مشکاة المصابیح
اور ایف اے کے طلبہ نے صحیح
بخاری شریف
کی تکمیل کی۔

نام	رول نمبر	حاصل کردہ نمبر
حافظ عبداللہ سلیم	537443	896
حافظ عبدالشکور	537441	776
حافظ انعام اللہ	537446	772
صدام حسین ظہیر	537431	744
حافظ عبدالرزاق سرور	537428	739
حافظ محمد اسحاق سرور	537442	680

نام	رول نمبر	حاصل کردہ نمبر
طلحہ شان	246520	891
عبدالمنان	246522	846
اکرام اللہ زاہد	246521	796
مبین رضوان	246306	749
عبداللہ شاہد	246307	647
عبدالباسط	246308	732

جامعہ ہاجرہ

سکول سسٹم

ابوبکر پارک تولیکی روڈ

گاموگی

عینی الرحمن

عمریاقت

محمیاریاقت

خطبہ جامعہ
رمضان المبارک
ایمان افزہ
عظیم الشان
12/25

رمضان المبارک

خبرل شب مبلغ سلام

دوسرا
محرم الشاکر
عمر
مناہوں سے معافی کر کے

رمضان المبارک

قائد نوید فورس

پہلا
مقرر انقلاب
محرم الشاکر
عمر
اللہ سے دعا ہے کہ پاکستان

رمضان المبارک

انداز زندگی

تیسرا
محرم الشاکر
عمر
مناہوں سے معافی کر کے

رمضان المبارک

شیرانی

تیسرا
محرم الشاکر
عمر
مناہوں سے معافی کر کے

جامعہ ہاجرہ میں الشجر شعبہ ناظرہ حفظ القرآن نرسری تا میل کلاسز جاری ہیں پھر داخلہ

صحرانہ علی عینی انتظامیہ جامعہ ہاجرہ
0305-6606814
0300-6476850

سعد آرٹ سنی روٹری کلب لاہور 6434393 0300 0345

دنیا میں احترام کے قابل کتنے ہیں لوگ ۵ سب کو مانتا ہوں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد

مرکز اہل حدیث جامعہ نداء القرآن منٹری سرائے مغل ضلع قصور

خطبات جمعۃ المبارک

عظیم الشان

رمضان المبارک

ایمان افزہ

آغاز خطبہ
12:25 بجے

چوتھا خطبہ جمعہ

اللہ کی طرف
نذرانے

تیسرا خطبہ جمعہ

بخشش کے بہانے

دوسرا خطبہ جمعہ

جنت کے پروانے

پہلا خطبہ جمعہ

رحمت کے خزانے

حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی
مولانا
0300 6047685

نماز تراویح کی امامت
قاری علی حیدر صاحب کراچی

جناب رضوان ایوب صاحب
آئرن سٹور
مڈل سرائے مغل

عید الفطر کی مرکز ہذا میں ادا
پڑھائی جائے گی
صبح 7:30 بجے

0305
6350277

قاری محمد فاروق مجاہد مدرسہ نائٹ خطیب مرکز ہذا

Weekly AHL- E - HADITH

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:
Tell: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

صحیح مسند
مع علم شریع نووی
ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن حجر
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

صحیح بخاری
ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن حجر
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

تفسیر ابن کثیر
امام العزیز ابو عبد اللہ محمد بن کثیر
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

موطا امام مالک
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

مشکوٰۃ المصابیح
ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن حجر
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

سنن ابن مہاجر
امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن مہاجر القزوینی
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

ماہ رمضان
فضائل مسائل و احکام
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

زاد الخطب
4 جلدیں
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

خلاصہ قرآن
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

رمضان المبارک
فضائل و احکام
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

توبہ
معنی و مقوم، ثمرات اور قضا
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

رمضان المبارک
شب و روز
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

تقرب
إلى الله
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

تقویٰ کے ثمرات
اور
گناہوں کے اثرات
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

فضائل صدقا
مؤلف
مختصر
مختصر
مختصر

042-37244973
042-37232369
041-2631204
041-2641204

مکتبہ اسلامیہ



www.maktabaislamiapk.blogspot.com maktabaislamiapk@gmail.com Ph 0300-8661763



قرآن مجید، تفسیر، احادیث
سیرۃ النبی، تاریخ اسلام، فقہ و فتاویٰ
فتاویٰ اسلامی، کتب اور دیگر ادبی
واستانی کتب، تحفہ کے لیے ایک ایسی
اپنی کتاب کی ماہ پر تنگ اور مضبوط ہارنگ
کے لیے بھی مکتبہ اسلامیہ پر شکریہ
کی خدمت حاصل کریں۔

f /maktabaislami1